شیعہ در حقیقت ختم نبوت کے منکر ہیں (شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اپنی کتاب میں مبشرہ (۹) کے ذیل میں لکھتے ہیں کہ میں نے حضورؐ سے شیعوں کے بارے میں روحانی سوال کیا تو مجھے القاء فرمایا کہ ان کا مذہب باطل ہے اور ان کے مذہب کا باطل ہونا لفظ امام سے معلوم ہو جاتا ہے جب مجھے اس حالت سے افاقہ ہوا تو میں نے غور کیا کہ ان کے نزدیک امام وہ شخص ہے جو معصوم ہو، مفترض الطاعتہ ہو اور جس کو باطنی وحی ہوتی ہو اور یہی نبی کے معنی ہیں پس ان کا مذہب ختم نبوت کے انکار کو مستلزم ہے

تفہیمات الٰہیہ جلد دوم ص ۲۵۰

مبشرة (۸) سألته ﷺ سؤال روحانيا عن سر تفضيل الشيخين على علي رضي الله عنهم مع انه اشرفهم نسبا واقضاهم حكما واشجعهم جنانا والصوفية عن آخرهم ينتسبون اليه ففاض ... قلبي منه ﷺ ان له ﷺ وجهين وجها ظاهرا ووجها باطنا فالوجه الظاهر ... اقامة ... الى ظاهر الشريعة ... بمنزلة الجوارح له في ذلك والوجه الباطن الى مراتب الفناء والبقاء وعلوم ... الوجه الظاهر

مبشرة (۹) سألته ﷺ سؤال روحانيا عن الشيعة فاوحى الي ان مذهبهم باطل وبطلان مذهبهم يعرف من لفظ الامام ولما افقت عرفت ان الامام عندهم هو المعصوم المفترض طاعته الموحى اليه وحيا باطنيا وهذا هو معنى النبي فمذهبهم يستلزم انكار ختم النبوة قبحهم الله تعالى،

مبشرة (۹) سألته ﷺ سؤال روحانيا عن الشيعة فاوحى الي ان مذهبهم باطل وبطلان مذهبهم يعرف من لفظ الامام ولما افقت عرفت ان الامام عندهم هو المعصوم المفترض طاعته الموحى اليه وحيا باطنيا وهذا هو معنى النبي فمذهبهم يستلزم انكار ختم النبوة قبحهم الله تعالى،

قال تعالى
وعلمناه من لدنا علما

الجزء الثاني من كتاب

التفهيمات الالهية

تصنيف

حجة الاسلام الشيخ قطب الدين احمد المدعو بالشاه ولي الله المحدث الدهلوي
(المتوفى سنة ۱۱۷٦ھ)

صاحب "ازالة الخفاء" و "الخير الكثير" وغيرهما

سلسلة مطبوعات المجلس ...

شیعہ در حقیقت ختم نبوت کے منکر ہیں (شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے اپنے رسالہ "المقالۃ الوضیۃ ف النصیحۃ والوصیۃ" میں جو ان کی کتاب تفہیمات الٰہیہ جلد دوم میں تفہیم کے عنوان سے شامل ہے وصیت (۵) کے ذیل شاہ جیؒ لکھتے ہیں کہ اس فقیر نے حضورؐ کی روح پر فتوح سے سوال کیا کہ حضرت! شیعوں کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو اہل بیتؓ سے محبت کے مدعی ہیں اور صحابہؓ کو برا کہتے ہیں تو حضورؐ نے ایک نوع کے روحانی کلام کے ذریعے القاء فرمایا کہ ان کا مذہب باطل ہے اور ان کے مذہب کا باطل ہونا لفظ امام سے معلوم ہو جاتا ہے جب اس حالت سے افاقہ ہوا تو شاہ جیؒ فرماتے ہیں کہ میں لفظ امام میں غور کیا تو معلوم ہوا کہ امام ان کی اصطلاح میں وہ شخص ہے جس کی طاعت فرض ہو اور جو اللہ تعالی کی طرف سے مقرر شدہ ہو یہ لوگ امام کے حق میں وحی باطنی بھی تجویز کرتے ہیں پس در حقیقت یہ ختم نبوت کے منکر ہیں اگرچہ زبان سے حضورؐ کو خاتم الانبیاء کہا کرتے ہیں

تفہیمات الٰہیہ جلد دوم ص ۲۴۴

مرا باز پدر و عمر کاری نیست۔

وصیت دیگر۔ آنکہ در حق اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اعتقاد نیک باید داشت و زبان از مناقب ایشان جاری نباید ساخت درین مسئلہ دو صنف خطا کردہ اند قومی گمان میکنند کہ ایشان [illegible] گذشتہ و این وہم صرف است زیرا کہ نقل متنفیض [illegible]

[illegible] بر ایشان [illegible]

[illegible] طعن و لعن کشادند و در وادی ہلاک افتادند۔

این فقیر از روح پر فتوح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوال کرد کہ حضرت چہ می فرمایند در باب شیعہ کہ مدعی محبت اہل بیت اند و صحابہ را بدمیگویند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نوعی از کلام روحانی القا فرمودند کہ مذہب ایشان باطل است و بطلانِ مذہب ایشان از لفظ امام معلوم می شود چون ازاں حالت افاقت دست داد در لفظ امام تامل کردم معلوم شد کہ امام باصطلاح ایشان معصوم مفترض الطاعۃ منصوب للخلق است و وحی باطنی در حق امام تجویز می نمایند پس در حقیقت ختم نبوت را منکر اند گو بزبان آنحضرت را صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء میگفتہ باشند و چنانکہ در حق اصحاب اعتقاد نیک [illegible]

و جرح بعض ہم از ان نقل غلطے نکنند۔

این فقیر از روح پر فتوح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوال کرد کہ حضرت چہ می فرمایند در باب شیعہ کہ مدعی محبت اہل بیت اند و صحابہ را بدمیگویند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نوعی از کلام روحانی القا فرمودند کہ مذہب ایشان باطل است و بطلانِ مذہب ایشان از لفظ امام معلوم می شود چون ازاں حالت افاقت دست داد در لفظ امام تامل کردم معلوم شد کہ امام باصطلاح ایشان معصوم مفترض الطاعۃ منصوب للخلق است و وحی باطنی در حق امام تجویز می نمایند پس در حقیقت ختم نبوت را منکر اند گو بزبان آنحضرت را صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء میگفتہ باشند و چنانکہ در حق اصحاب اعتقاد نیک

قال تعالیٰ

وعلمناہ من لدنا علما

الجزء الثانی من کتاب

التفہیمات الالٰہیۃ

تصنیف

حجۃ الاسلام الشیخ قطب الدین احمد المدعو بالشاہ ولی اللہ المحدث الدہلویؒ

(المتوفی سنۃ ۱۱۷۶ھ)

صاحب "ازالۃ الخفاء" و "الخیر الکثیر" وغیرہما

سلسلۃ مطبوعات المجلس العلمی دابھیل (سورت) رقم ۱۸

حقوق الطبع محفوظۃ

طبع فی

مدینہ برقی پریس بجنور (یوپی)

۱۳۵۵ھ
۱۹۳۶ء



وہ عظیم الشان اور علمی کتاب جس میں شیعہ مذہب کی ابتداء ان کے بے شمار فرقے شیعوں کے اسلاف و علماء اور ان کی کتابیں و احادیث اور ان کے راویوں کے حالات۔ ان کے طریقے جن سے وہ سادہ لوگوں کو اپنے مذہب کی طرف لاتے ہیں۔ الوہیت، نبوت، معاد اور امامت کے بارے میں ان کے عقائد ان کے پوشیدہ فقہی مسائل، صحابۂ کرامؓ، ازواج مطہرات اور اہلِ بیت کے متعلق ان کے عقائد و اقوال۔ ان کے اوہام و تعصبات اور ہفوات کی تفصیل۔ غرض اس کتاب میں اس موضوع کے تمام مباحث جمع کر دیئے گئے ہیں۔

تصنیف : حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دھلویؒ

ترجمہ اردو : مولانا خلیل الرحمٰن نعمانی (مظاہری)

دارالاشاعت

اردو بازار کراچی ۱ فون ۲۶۳۱۸۶۱

عقیدہ (۱۰) یہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم سلسلہ نبوت کے آخری نبی ہیں، نبوت آپ پر ختم اور مکمل ہوگئی، آپ کے بعد یہ سلسلہ بند ہوگیا، اب کوئی نبی نہیں، سارے ہی اسلامی فرقے یہی عقیدہ رکھتے ہیں، مگر شیعوں کے فرقوں میں سے خطابیہ معمریہ، منصوریہ، اسحاقیہ، مفضلیہ اور سبعیہ، ایسے ہیں جو اس عقیدہ کی کھلم کھلا مخالف کرتے ہیں۔ جیساکہ باب اول میں مذکور ہوا۔

اور امامیہ اگرچہ بظاہر تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کو مانتے ہیں، مگر درپردہ ائمہ کی نبوت کے بھی قائل ہیں، بلکہ وہ ائمہ کو انبیاء سے برتر اور بزرگتر مانتے ہیں، جیساکہ اوراق ماسبق میں بیان ہوا اور کسی چیز کو حلال وحرام قرار

دینے کے اختیارات جو خاصہ نبوت بلکہ اس سے بھی بالاتر ہیں وہ ائمہ کے سپرد وحوالہ کرتے ہیں یعنی جو چیز اللہ ورسول نے حرام وحلال نہیں کی اس کو حلال وحرام قرار دینے کا ائمہ کو اختیار ہے اس عقیدہ کی موجودگی میں وہ بھی ختم نبوت کے منکر ہوئے،

اس سلسلہ کی یہ روایت ملاحظہ کیجئے، جس کو حسین بن محمد ابن جمہور قمی نے کتاب نوادر میں بحوالہ محمد بن سنان، ابی جعفر سے بیان کی ہے۔

قَالَ كُنْتُ عِنْدَهُ وَاَجْرَيْتُ اِخْتِلَافَ الشِّيْعَةِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يَزَلْ مُنْفَرِدًا بِالْوَحْدَانِيَّةِ ثُمَّ خَلَقَ مُحَمَّدًا وَعَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ فَمَكَثُوْا اَلْفَ دَهْرٍ فَخَلَقَ الْاَشْيَاءَ وَاَشْهَدَهُمْ خَلْقَهَا وَاَجْرٰى طَاعَتَهُمْ عَلَيْهَا وَفَوَّضَ اُمُوْرَهَا اِلَيْهِمْ يُحِلُّوْنَ مَا يَشَاؤُوْنَ وَيُحَرِّمُوْنَ مَا يَشَاؤُوْنَ،

ابن سنان کہتا ہے کہ میں ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ میں نے اختلاف شیعہ کا ذکر چھیڑا تو آپ نے فرمایا اے محمد اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے وحدانیت کے ساتھ تنہا ہے پھر اس نے محمد علی، فاطمہ، حسن وحسین کو پیدا کیا۔ اور یہ ہزار زمانے تک ٹھیرے رہے پھر تمام اشیاء کو پیدا کیا اور ان کو ان اشیاء کی پیدائش دکھائی اور ان کی اطاعت ان سب پر واجب قرار دی، اور ان کے کام انہیں کے سپرد کئے کہ ان پر جو چاہیں حلال کریں اور جو چاہیں حرام کریں،،

اس کے علاوہ دوسری روایت وہ ہے، جو کلینی نے محمد بن حسن میثمی سے اور اس نے ابی عبداللہ سے روایت کی ہے،

قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَدَّبَ رَسُوْلَهُ حَتّٰى قَوَّمَهُ عَلٰى مَا اَرَادَ ثُمَّ فَوَّضَ اِلَيْهِ دِيْنَهُ فَقَالَ مَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا فَمَا فَوَّضَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى رَسُوْلِهٖ صلى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ فَوَّضَهُ اِلَيْنَا۔

اس نے کہا میں نے ان کو (ابی عبداللہ کو) کہتے سنا کہ اللہ نے ادب سکھایا رسول کو یہاں تک کہ ان کو اپنی منشا تک لے آیا پھر اس کو اپنا دین سپرد کیا اور کہا کہ جو کچھ تم کو رسول دے وہ لو اور جس سے روکے اس سے رک جاؤ اور جو کچھ اللہ نے اپنے رسول کو سونپا وہی کچھ ہم کو بھی سونپا،

یہ دونوں روایات موضوع اور گھڑی ہوئی ہیں، اس لئے کہ حسین بن محمد ضعیف راویوں سے روایت بیان کرتا ہے اور اپنی کتاب میں زیادہ تر مراسیل نقل کرتا ہے چنانچہ نجاشی نے اپنے اصحاب کے حوالہ سے اس کی تصدیق کی ہے اور محمد بن حسن میثمی تو فرقہ جسمیہ سے ہے۔ وہ مومن ہی کہاں ہے تو اس کی روایت کیسے قابل اعتبار مانی جا سکتی ہے،

اگر یہاں اس کی روایت تسلیم ہو تو پھر چاہیئے کہ مسئلہ تجسیم کو بھی مانیں کہ اس کی روایت بھی اس نے ائمہ ہی سے کی ہے،

اول تو یہی بات محل کلام ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو حلت وحرمت کا اختیار سپرد ہوا ہے، یا نہ۔ اس کے مقابلہ میں کسی دوسرے کا کیا ذکر چنانچہ مذہب صحیح یہ ہے کہ شریعت کا مقرر کرنا پیغمبر کے سپرد نہیں ہے، کہ ان کا کام خدا تعالیٰ کے احکام بندوں تک پہنچانا ہے خدا کی نیابت اور اس کے کارخانہ میں وہ شریک نہیں ہیں اللہ تعالیٰ کے احکام بندوں تک پہنچانا ہے اللہ تعالیٰ جس کو حرام وحلال قرار دیتا ہے رسول اس کی تبلیغ کرتے اور بندوں کو اس کی خبر دیتے ہیں اپنی طرف سے اس میں ترمیم وتبدیلی کا ان کو حق نہیں اس لئے کہ اگر رسول کے دین کا معاملہ سپرد ہوتا کہ ان سے کسی معاملہ میں باز پرس یا فہمائش نہ ہوتی، مثلاً بدر کے قیدیوں کے فدیہ میں، تحریم ماریہ قبطیہ میں، یا غزوہ تبوک سے منافقین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجۃ

خلافت رسالت نبوت، امامت

ترجمہ **اصول کافی** جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

قَالَ أَبُوعَبْدِاللّٰهِ عليه السلام: الْحُجَّةُ قَبْلَ الْخَلْقِ وَمَعَ الْخَلْقِ وَ بَعْدَ الْخَلْقِ.

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے حجت خلق سے پہلے بھی تھی اس کے ساتھ بھی اس کے بعد بھی۔

پانچواں باب

زمین حجت خدا سے خالی نہیں رہتی

(بَابُ ۵)

(أَنَّ الْأَرْضَ لَا تَخْلُو مِنْ حُجَّةٍ)

١ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام: تَكُونُ الْأَرْضُ لَيْسَ فِيهَا إِمَامٌ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: يَكُونُ إِمَامَانِ؟ قَالَ: لَا إِلَّا وَأَحَدُهُمَا صَامِتٌ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ ایسا ہو سکتا ہے کہ زمین پر کوئی حجت خدا نہ ہو فرمایا نہیں۔ میں نے کہا، دو امام بھی ایک وقت میں ہو سکتے ہیں فرمایا نہیں۔ مگر ایک ان میں سے صامت ہو سکتا ہے۔

٢ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مَنْصُورِبْنِ يُونُسَ وَسَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ الْأَرْضَ لَا تَخْلُو إِلَّا وَفِيهَا إِمَامٌ، كَيْمَا إِنْ زَادَ الْمُؤْمِنُونَ شَيْئاً رَدَّهُمْ، وَإِنْ نَقَصُوا شَيْئاً أَتَمَّهُ لَهُمْ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا۔ زمین حجتِ خدا سے خالی نہیں رہتی اس میں ایک امام ضرور رہتا ہے تاکہ مومنین اگر امر دین میں کوئی زیادتی کر دیں تو وہ رد کر دے اور اگر کمی کر دیں تو اس کو ان کے لئے پورا کر دے۔

٣ـ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُسْلِيِّ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْعَامِرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام قَالَ: مَازَالَتِ الْأَرْضُ إِلَّا وَلِلّٰهِ فِيهَا الْحُجَّةُ، يُعَرِّفُ الْحَلَالَ وَالْحَرَامَ وَيَدْعُو النَّاسَ إِلَى سَبِيلِ اللّٰهِ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے زمین میں کوئی نہ کوئی حجت خدا ضرور رہتا ہے وہ لوگوں کو حلال و حرام کی معرفت کراتا ہے اور ان کو راہ خدا کی طرف بلاتا ہے۔

٤ـ أَحْمَدُبْنُ مِهْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَلِيٍّ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: تَبْقَى الْأَرْضُ بِغَيْرِ إِمَامٍ؟ قَالَ: لَا.

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ زمین بغیر حجت خدا کے باقی نہیں رہ سکتی۔

٥ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام قَالَ: قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَدَعِ الْأَرْضَ بِغَيْرِ عَالِمٍ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَمْ يُعْرَفِ الْحَقُّ مِنَ الْبَاطِلِ.

۵۔ فرمایا صادق آل محمدؐ نے خدا نے بغیر عالم کے زمین کو نہیں چھوڑا۔ اور اگر ایسا نہ ہوتا تو حق باطل سے جدا نہ ہوتا۔

٦ـ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ أَجَلُّ وَ أَعْظَمُ مِنْ أَنْ يَتْرُكَ الْأَرْضَ بِغَيْرِ إِمَامٍ عَادِلٍ.

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ذات باری اس سے اجل و اعظم ہے کہ وہ زمین کو بغیر امام عادل کے چھوڑ دے۔

حجت ہوگا۔

ساتواں باب

معرفتِ امام اور اس کی طرف رجوع

((بَابُ مَعْرِفَةِ الْإِمَامِ وَالرَّدِّ إِلَيْهِ))

١۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: إِنَّمَا يَعْبُدُ اللَّهَ مَنْ يَعْرِفُ اللَّهَ، فَأَمَّا مَنْ لَا يَعْرِفُ اللَّهَ فَإِنَّمَا يَعْبُدُهُ هَكَذَا ضَلَالًا (١) قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ فَمَا مَعْرِفَةُ اللَّهِ؟ قَالَ: تَصْدِيقُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتَصْدِيقُ

رَسُولِهِ صلى الله عليه وآله وَمُوَالَاةُ عَلِيٍّ عليه السلام وَالْإِئْتِمَامُ بِهِ وَبِأَئِمَّةِ الْهُدَى عليهم السلام وَالْبَرَاءَةُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ عَدُوِّهِمْ، هَكَذَا يُعْرَفُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.

١۔ ابوحمزہ سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ عبادتِ خدا وہ کرتا ہے جو اللہ کی معرفت رکھتا ہے اور جو معرفت نہیں رکھتا وہ ضلالت کے ساتھ عبادت کرتا ہے میں نے پوچھا اللہ کی معرفت کیا ہے فرمایا اللہ کی اور اس کے رسولؐ کی تصدیق اور علی علیہ السلام سے دوستی اور ان کو اور دیگر آئمہ ہدیٰ کو امام ماننا اور ان کے دشمنوں سے اظہار برأت کرنا۔ اس طرح معرفت الٰہی باری تعالیٰ حاصل ہوتی ہے

٢۔ الْحُسَيْنُ، عَنْ مُعَلَّى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام أَنَّهُ قَالَ: لَا يَكُونُ الْعَبْدُ مُؤْمِناً حَتَّى يَعْرِفَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْأَئِمَّةَ كُلَّهُمْ وَإِمَامَ زَمَانِهِ وَيَرُدَّ إِلَيْهِ وَيُسَلِّمَ لَهُ، ثُمَّ قَالَ: كَيْفَ يَعْرِفُ الْآخِرَ وَهُوَ يَجْهَلُ الْأَوَّلَ.

٢۔ ابن اُذینہ سے مروی ہے کہ ایک سے زیادہ لوگوں نے امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا۔ کوئی بندہ مومن نہیں ہوسکتا جب تک اللہ اور اس کے رسول اور تمام آئمہ کو نہ پہچانے اور اپنے امام زمانہ کو بھی اور اپنے معاملات ان کی طرف رجوع کرے اور اپنے کو ان کے سپرد کرے پھر فرمایا جو اول سے جاہل ہے وہ آخرت کو کیا جانے گا۔

٣۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: أَخْبِرْنِي عَنْ مَعْرِفَةِ الْإِمَامِ مِنْكُمْ وَاجِبَةٌ عَلَى جَمِيعِ الْخَلْقِ؟ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله إِلَى النَّاسِ أَجْمَعِينَ رَسُولًا وَحُجَّةً لِلَّهِ عَلَى جَمِيعِ خَلْقِهِ فِي أَرْضِهِ، فَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وَاتَّبَعَهُ وَصَدَّقَهُ فَإِنَّ مَعْرِفَةَ الْإِمَامِ مِنَّا وَاجِبَةٌ عَلَيْهِ وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ وَلَمْ يَتَّبِعْهُ وَلَمْ يُصَدِّقْهُ وَيَعْرِفْ حَقَّهُمَا فَكَيْفَ يَجِبُ عَلَيْهِ مَعْرِفَةُ الْإِمَامِ وَهُوَ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَيَعْرِفُ حَقَّهُمَا (١)؟! قَالَ: قُلْتُ: فَمَا تَقُولُ فِيمَنْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَيُصَدِّقُ رَسُولَهُ فِي جَمِيعِ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ، يَجِبُ عَلَى أُولَئِكَ حَقُّ مَعْرِفَتِكُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ أَلَيْسَ هَؤُلَاءِ يَعْرِفُونَ فُلَاناً وَفُلَاناً؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: أَتَرَى أَنَّ اللَّهَ هُوَ الَّذِي أَوْقَعَ فِي قُلُوبِهِمْ مَعْرِفَةَ هَؤُلَاءِ؟ وَاللَّهِ مَا أَوْقَعَ ذَلِكَ فِي قُلُوبِهِمْ إِلَّا الشَّيْطَانُ، لَا وَاللَّهِ مَا أَلْهَمَ الْمُؤْمِنِينَ حَقَّنَا إِلَّا

۳۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے سنا کہ ہم وہ لوگ ہیں جن کی اطاعت اللہ نے فرض کی ہے اور تم نے امام بنا لیا ہے اس کو جو اپنی جہالت کی وجہ سے لوگوں کو معذور نہیں بنا سکتا۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام في قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَآتَيْنَاهُمْ مُلْكاً عَظِيماً» قَالَ : الطَّاعَةُ الْمَفْرُوضَةُ .

۴۔ آیہ اور ہم نے ان کو ملک عظیم دیا" کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اس سے مراد ہماری وہ اطاعت ہے جو لوگوں پر فرض کی گئی ہے۔

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْقَمَّاطِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْعَطَّارِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : أَشْرِكْ بَيْنَ الْأَوْصِيَاءِ وَ الرُّسُلِ فِي الطَّاعَةِ .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ کہتے سنا کہ اوصیاء و مرسلین کی اطاعت میں شریک ہوں۔

٦ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، [illegible] بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : نَحْنُ قَوْمٌ [illegible] اللهُ عَزَّ وَجَلَّ طَاعَتَنَا ، لَنَا الْأَنْفَالُ وَ لَنَا صَفْوُ الْمَالِ وَ نَحْنُ الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ [illegible] الْمَحْسُودُونَ الَّذِينَ قَالَ اللهُ : «أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَا آتَاهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ» [illegible]

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہم وہ ہیں کہ خدا نے ہماری اطاعت کو فرض کیا ہے ہمارے لئے مال غنیمت ہے اور ہر قسم کا پاک و صاف مال۔ ہم راسخون فی العلم ہیں اور ہم ہی وہ محسود ہیں جن کے متعلق خدا نے فرمایا ہے کیا وہ حسد کرتے ہیں اس چیز پر جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے دے رکھی ہے۔

٧ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ قَالَ : ذَكَرْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَوْلَنَا فِي الْأَوْصِيَاءِ أَنَّ طَاعَتَهُمْ مُفْتَرَضَةٌ قَالَ : فَقَالَ : نَعَمْ هُمُ الَّذِينَ قَالَ اللهُ تَعَالَىٰ : «أَطِيعُوا اللهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ»(٢) وَ هُمُ الَّذِينَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ «إِنَّمَا

وَلِيُّكُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا»

۷۔ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے ذکر کیا اپنے اس قول کا کہ اوصیاء کی اطاعت فرض ہے حضرت نے فرمایا۔ ہاں وہی وہ لوگ ہیں جن کے متعلق خدا نے فرمایا ہے اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اور ان کی جو تم میں اولی الامر ہیں اور وہی وہ لوگ ہیں جن کے متعلق خدا نے فرمایا ہے تمہارے ولی اللہ ہے اور اس کا رسول اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں۔

٨ ـ وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ فَارِسِيٌّ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام فَقَالَ : طَاعَتُكَ مُفْتَرَضَةٌ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ . قَالَ : مِثْلُ طَاعَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام ؟ فَقَالَ : نَعَمْ

۸۔ ایک ایرانی نے امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا۔ کیا آپ کی اطاعت فرض ہے فرمایا۔ بے شک۔ اس نے



پانچویں صدی ہجری کے حنفی عالم

امام ابو شکور محمد بن عبد السعید السالمی رحمۃ اللہ لکھتے ہیں کہ:

و منهم من قال لأن العالم لا يخلو من الإمام، والإمام من أولاد الحسن والحسين، وهو يتعلم العلم من الله أو من جبريل، فمن لا يعرفه ولا يؤمن به فموته موت الجاهلية، و هذا كفر، لأن هذا إثبات النبوة

(التمهید 180)

اور ان میں سے بعض کہتے ہیں کہ یہ عالم (جہان) امام سے خالی نہیں ہوتا، اور امام حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کی اولاد سے ہوتا ہے جو براہ راست اللہ تعالیٰ سے یا جبرائیلؑ سے علم حاصل کرتا ہے پس جو شخص امام کو نہ جانے اور اس پر ایمان نہ لائے اس کی موت جاہلیت کی موت ہو گی۔ یہ عقیدہ کفر ہے۔ اس لئے کہ یہ (امام کے لئے) نبوت کا اثبات ہے۔

نوٹ (شیعہ مذہب میں امام انبیاء کرام سے افضل اور معصوم ہوتا ہے نعوذباللہ)



شیخ ابو الحسن علی بن محمد حبیب ماوردی شافعی رحمۃ اللہ علیہ (445ھ) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی شائع کردہ کتاب آئمہ تلبیس میں مولانا ابو القاسم رفیق دلاوری رحمۃ اللہ پانچویں صدی کے شافعی عالم امام ابوالحسن علی کا فتویٰ نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

آخر وہ اہل السنت والجماعت ایک مجلس میں جمع ہوئے، شیخ ابوالحسن علی بن عبدالرحمٰن نے، جو شافعی مذہب کے بڑے عالم تھے، قتل باطنیہ کے واجب ہونے کا فتوی دیا، اور برملا کہہ دیا: اس فرقہ کی طرف سے محض اقرار باللسان اور تلفّظ بالشہادتین کافی نہ ہوگا، کیونکہ جب ان سے یہ دریافت کیا جاتا ہے کہ:

اگر تمہارا امام ایسے امور مباح (جن امور کا کرنا نہ ثواب نہ گناہ) کر دے جسے شریعت اسلام نے حرام قرار دیا، یا ایسی چیزوں کو ناجائز کہہ دے جسے شریعت مطہرہ حلال اور جائز ٹھہراتی ہے تو کیا تم شریعت کا حکم مانوگے یا اپنے امام کا؟

تو شیعہ صاف لفظوں میں جواب دیتے ہیں کہ:

ہم اپنے امام کے حکم کو صحیح تسلیم کرتے ہیں۔

ایسی حالت میں باطنیہ (فرقہ اہل تشیع) کا قتل بالاتفاق مباح ہو جاتا ہے۔

DDS

الکامل فی التاریخ 108/9
"(آئمہ تلبیس: 346)

نوٹ (شیعہ کا عقیدہ ہے کہ امام حلال کو حرام اور حرام کو حلال کر سکتا ہے نعوذ باللہ)



سلسلہ وار
03

شیعہ ختم نبوت کے بدترین منکر

اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ



امام ابو عبداللہ محمد بن احمد رحمۃ اللہ علیہ

(671ھ) اپنی تفسیر الجامع الاحکام القرآن (تفسیر قرطبیؒ) میں لکھتے ہیں:

تمام اقوال کے مطابق علم قطعی (یقینی و ضروری علم) حاصل ہو چکا ہے اور سلف و خلف کا اجماع اس پر منعقد ہو چکا ہے کہ اللہ جل شانہ کے وہ احکامات جو ان کے امر و نہی پر مشتمل ہیں انکو پہچاننے کا کوئی طریقہ نہیں ہے سوائے اس کے کہ ان کو رسولوں سے حاصل کیا جائے اور جس شخص نے یہ کہا کہ رسولوں سے ہٹ کر کوئی اور طریقہ بھی ہے جس میں رسولوں سے مستغنیٰ (بے پرواہ) ہو کر اللہ تعالیٰ کے اوامر و نواہی کو معلوم کیا جا سکتا ہے تو ایسا شخص کافر ہے، اس کو قتل کر دیا جائے گا اور توبہ کا مطالبہ بھی نہیں کیا جائے گا، نہ ہی اس سے کسی مزید سوال و جواب کی ضرورت ہے۔ پھر ایسا کہنا (کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ کے احکام معلوم کرنے کا کوئی اور ذریعہ بھی موجود ہے) یہ درحقیقت آنحضرت ﷺ کے بعد دوسرے انبیاء کی نبوت کا اثبات ہے حالانکہ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے خاتم الانبیاء و رسل بنایا ہے، اب آپ ﷺ کے بعد نہ کوئی نبی ہے اور نہ کوئی رسول۔

تفصیل اس کی یہ ہے کہ جو کہتا ہے: احکام الہیٰ میں وہ اپنے دل سے فیصلہ لے اور اسی کے تقاضے کے مطابق عمل کرے اور یہ کہے کہ اسے کتاب و سنت کی حاجت نہیں ہے تو لاریب (بغیر کسی شک و شبہ کے) ایسے شخص نے اپنے لئے خاص نبوت کو ثابت کر لیا ہے۔ یہ ایسے ہی ہے جیسا کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ روح القدس (جبرائیلؑ) میرے دل میں بات ڈال رہے ہیں۔

(تفسیر قرطبی، الکہف، آیت 79-82)





حافظ ابن حجر مکی شافعی علیہ الرحمہ

(974ھ، 1567ء) اپنے فتاویٰ میں فرماتے ہیں

"ومن اعتقد وحیاً من بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کان کافرا باجماع المسلمین"

جو شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد (کسی پر یا اپنے اوپر) وحی آنے کا معتقد (ماننے والا) ہو وہ باجماع المسلمین کافر ہے۔

(الفتاوی الفقیهة الکبری. باب الطلاق)



یاد رہے شیعہ کا عقیدہ ہے کہ **بارہ اماموں پر وحی آتی ہے**، اس سے ختم نبوت کا انکار ہو جاتا ہے، جس سے شیعہ کا کافر ہونا ثابت ہو گیا۔



حضرت مجدد الف ثانی ؒ کے حوالے سے مولانا سرفراز خان صفدرؒ فرماتے ہیں:



حضرت مجدد الف ثانیؒ نے رد روافض کتاب میں شیعوں کے مسلمان نہ ہونے کی تین وجوہات بیان فرمائی ہیں

ان میں سے تیسری یہ کہ:

یہ (شیعہ) آئمہ کو معصوم مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اماموں پر وحی نازل ہوتی ہے، تو پھر نبی اور امام میں کیا فرق ہوا؟ گویا یہ (شیعہ) آنحضرت ﷺ کے بعد بارہ نبی مانتے ہیں، یہ ختم نبوت کا انکار ہوا۔

(ذخیرۃ الجنان: 128/8)

نوٹ:

آج کل آپ دیکھ رہے ہیں کیسے سوشل میڈیا پر شیعہ علماء و ذاکرین سر عام یہ کہتے ہیں کہ ہم (شیعہ) حضرت علیؓ کو انبیاء کرامؑ سے افضل مانتے ہیں، اسی طرح شیعہ لوگ اپنے باقی 11 اماموں کو بھی معصوم اور انبیاءؑ سے افضل مانتے ہیں جو کہ سراسر ختم نبوت کا انکار ہے اور محافظینِ ختم نبوت کے لیے لمحہ فکریہ ہے۔





فقہ شافعی کے عالم **شیخ محمد البرزنجی الشافعی** رح
(المتوفی:1103ھ) لکھتے ہیں

"او اعتقاد حصول مرتبة النبوته للامة الاثنا عشريه كما مرّ مفصلا---"

[النواقض للروافض:125 بحوالہ مسوّدہ مولانا اسماعیل]

ترجمہ:

یا وہ (عقیدہ امامت کا قائل ہو کر) ائمہ اثنا عشریہ کے لیے مرتبہ نبوت کے حصول کا عقیدہ رکھتا ہو، جیسا کہ تفصیل سے گزر چکا ہے (تو وہ بھی منکر ختم نبوت ہو گا)







"لان الاحتراز عن جمیع ذلک من خواص الانبیاء"

(نور الانوار: 187، کتاب السنة بیان شرائط الراوی)

ترجمہ:

اس لیے کہ صغیرہ کبیرہ تمام گناہوں سے احتراز (یعنی معصوم ہونا) انبیاء کی خصوصیات میں سے ہے۔

نوٹ: شیعہ اپنے بارہ اماموں میں ان تمام خصوصیات کے قائل ہیں جو ایک نبیؑ میں ہوتی ہیں، شیعہ کے ہاں اماموں کا مرتبہ انبیاء کرامؑ سے زیادہ ہے، اس سے ختم نبوت کا انکار ہو جاتا ہے۔





علامہ محب الدین خطیب رحمہ اللہ

(1389ھ،1969) لکھتے ہیں

نحن المسلمون لا نعتقد العصمة لاحد بعد رسول اللہ ﷺ وکل من ادعی العصمة لاحد بعد رسول اللہ ﷺ فھو کاذب۔

(العواصم من القواصم: 5)



رسول اللہ ﷺ کے بعد ہم مسلمان کسی کے لیے عصمت (گناہوں سے معصوم ہونے) کا عقیدہ نہیں رکھتے (جیسے شیعہ بارہ اماموں کو معصوم مانتے ہیں)۔ اور جو کوئی حضور ﷺ کے بعد کسی کے لیے عصمت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا (اور ختم نبوت کا منکر) ہے۔



مسند الہند حضرت
شاہ ولی اللہؒ محدث دہلوی لکھتے ہیں:

DDS

ترجمہ:

"میں نے لفظ **امام** میں غور و فکر شروع کیا تو اس نتیجے پر پہنچا کہ امام ان (شیعہ) کی اصطلاح میں معصوم، مفترض الطاعۃ (جس کی فرمانبرداری فرض ہو) اور مخلوق کی ہدایت کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر اور نامزد ہوتا ہے۔ اور روافض (شیعہ) امام کے حق میں وحی باطنی کے قائل ہیں۔ پس در حقیقت (شیعہ) ختم نبوت کے منکر ہیں۔"

[وصیت نامہ: 6 کانپور]



حضرت شاہ عبد العزیز دہلوی رحمۃ اللہ اپنی مایہ ناز کتاب "تحفہ اثنا عشریہ" میں لکھتے ہیں

DDS

امامیہ اگرچہ بظاہر تو آپ ﷺ کی ختمِ نبوت کو مانتے ہیں درِ پردہ ائمہ کی نبوت کے بھی قائل ہیں۔ بلکہ وہ ائمہ کو انبیاءؑ سے برتر اور بزرگ تو مانتے ہیں جیسا کہ سبق میں بیان ہوا اور کسی چیز کو حلال و حرام قرار دینے کے جو اختیارات خاصہ نبوت بلکہ اس سے بھی بالاتر ہیں، وہ ائمہ کے سپرد و حوالہ کرتے ہیں یعنی جو چیز اللہ اور اسکے رسول ﷺ نے حرام و حلال نہیں کی اسکو حلال و حرام قرار دینے کا ائمہ کو اختیار ہے اس عقیدے کی موجودگی میں وہ بھی ختم نبوت کے منکر ہوئے۔ [تحفہ اثنا عشریہ مترجم 336]



حضرت مولانا قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتیؒ لکھتے ہیں

فقیر ثناء اللہ کہتا ہے، مذکورہ فرقوں سے ختمِ رسالتِ رسول اللہ ﷺ کا انکار صریح (واضح) ہے لیکن اثناء عشریہ بلکہ امامیہ (شیعہ) کے تمام فرقے معنوی طور پر ختم رسالت کے منکر ہیں، اس لئے کہ اعتبار معانی کا ہوتا ہے نہ کہ الفاظ کا۔

(السیف المسلول:152)

اگرچہ یہ لوگ (شیعہ) نبی یا رسول کا لفظ ائمہ پر نہیں بولتے مگر نبوت کی صفات و معانی اُن پر ثابت کرتے ہیں تو گویا ان کو انہوں نے نبی جانا کیونکہ اعتبار الفاظ کا نہیں ہوتا معانی کا ہوتا ہے۔

(السیف المسلول: 157)



فخر المحدثین حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمہ اللہ لکھتے ہیں

حضرات شیعہ معتقد (عقیدہ رکھتے) ہیں کہ جناب امیر المؤمنین حضرت علیؓ پر فرشتہ نازل ہوتا تھا جس کی آپ آواز سنتے تھے اور صورت نہیں دیکھتے تھے، اور امام کو نسخ احکام شرعیہ کا اختیار ہے اور تمام تحلیلات و تحریمات اس کے قبضے میں ہیں یعنی جس چیز کو چاہے حلال کرے اور جو چاہے حرام کر دے، تو گویا (شیعہ) بظاہر ختم رسالت کے قائل ہوئے ہیں مگر در حقیقت ختم رسالت و نبوت کے منکر ہیں۔ (مطرفة الكرامة على مرأة الإمامة : صفحه 77)





رافضیوں (شیعہ) کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ ان کے مجوّزہ (تجویز کردہ) بارہ امام رسولِ خدا کے مثل اور ہم مرتبہ ہیں اور اسی طرح معصوم و مفترض الطاعة (جن کی اطاعت فرض ہو) ہیں۔

[بطلان مذہب شیعہ: صفحہ 36]

اہل سنت کہتے ہیں کہ معصوم ہونا خاصہ انبیاء ہے، حضور ﷺ کے بعد کسی کو آپ کا مثل اور معصوم و مفترض الطاعة ماننا شرک فی النبوت اور ختم نبوت کا انکار ہے۔

[مقدمہ تفسیر آیاتِ خلافت: صفحہ 18]





مفکرِ اسلام حضرت مولانا
سید ابو الحسن علی ندویؒ لکھتے ہیں

امامت کے بارے میں اثناء عشریہ (شیعہ) کے اصولِ عقائد پر ایک نظر ڈال لیجیے جو ہم "اصول کافی کتاب" سے اخذ و اقتباس کر کے نقل کرتے ہیں:
اثناء عشریہ حضرات (شیعہ) کے نزدیک نبی ﷺ کے جانشین خلیفہ و امام بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر و نامزد ہوئے، وہ نبی ہی کی طرح معصوم، مفترض الطاعۃ ہوتے ہیں، ان کا درجہ رسول اللہ ﷺ کے برابر اور سب نبیوں سے بالاتر ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کی حجت اپنی مخلوق پر بغیر امام کے قائم نہیں ہو سکتی۔ اماموں کا جاننا پہچاننا شرط ایمان ہے، ائمہ کی اطاعت رسولوں ہی کی طرح فرض ہے، ائمہ کو اختیار ہے جس چیز کو چاہیں حلال اور جس چیز کو چاہیں حرام قرار دے دیں، ائمہ انبیاء ہی کی طرح معصوم ہوتے ہیں۔
ختم نبوت کے اسی صریح انکار کی وجہ سے شیعہ کافر ہیں۔

(دو متضاد تصویریں :72)



صاحبِ "معارف الحدیث"، مناظرِ اسلام حضرت مولانا منظور احمد نعمانیؒ لکھتے ہیں

DDS

"اثناء عشری (شیعہ) مذہب کی بنیادی اور مستند کتابوں کے مطالعہ کے بعد ایک یہ حقیقت بھی آنکھوں کے سامنے آتی ہے جس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں رہتی کہ اثناء عشریہ کا عقیدہ امامت جو اس مذہب کی اساس و بنیاد ہے، عقیدہ ختم نبوت کی قطعی نفی (واضح انکار) کرتا ہے اور اس بارے میں انکا عقیدہ جمہور امتِ مسلمہ سے بالکل مختلف ہے وہ "ختم نبوت" اور "خاتم النبیین" کے الفاظ کے تو قائل ہیں (قادیانیوں کی طرح) لیکن اس کی حقیقت کے منکر ہیں۔ اس موضوع سے متعلق راقم السطور نے جو کچھ عرض کیا ہے، اسکے مطالعہ کے بعد ان شاء اللہ کسی کو بھی حضرت شاہ ولی اللہؒ کے اس نتیجہ فکر کے بارے میں کوئی شک وشبہ نہیں رہے گا کہ روافض (شیعہ) اپنے عقیدہ امامت کی وجہ سے ختم نبوت کے منکر ہیں۔

(بینات، اشاعت خاص: صفحہ 86-70)





اثناء عشریہ رافضیوں کی وجوہ کفر میں سے انکار ختم نبوت بھی ہے ان عبارتوں (جو شیعہ کی مشہور کتب میں کفریہ عبارات موجود ہیں) کے بعد اس میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں رہتی کہ اثناء عشری (شیعہ) "ختم نبوت" اور "خاتم النبیین" الفاظ کے (بظاہر) تو قائل ہیں، لیکن اس کی حقیقت کے قطعی منکر ہیں۔

(بینات، خصوصی اشاعت صفحہ 108- 110)

نوٹ:

چودہ سو سالہ تاریخ کے بڑے بڑے محققین جنہوں نے شیعہ عقائد کو پڑھا، شیعہ کتب کو کھنگالا انہوں نے صاف علی الاعلان لکھا کہ شیعہ ختم نبوت کے منکر ہیں کیونکہ شیعہ کا کوئی گروہ ایسا نہیں جو بارہ اماموں کو انبیاء کرام سے افضل نہ مانتا ہو، سب کا ایک ہی عقیدہ ہے پھر اثناء عشریہ کے لیے تو کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں اور اس وقت پوری دنیا میں یہی اثناء عشریہ موجود ہیں۔

ختم نبوت کی تمام محافظ جماعتوں کے لیے لمحہ فکریہ!



حضرت مولانا عبد الرشید نعمانیؒ لکھتے ہیں

بھلا جو مذہب (شیعہ) ختم نبوت کا قائل نہ ہو اپنے ائمہ کو نبی کا درجہ دے، انہیں معصوم (انبیاء کرامؑ کی طرح معصوم) سمجھے، ان کی اطاعت کو تمام انسانوں پر فرض قرار دے اور ان کے بارے میں یہ عقیدہ رکھے کہ ان پر وحی باطنی ہوتی ہے، ایسا گروہ (شیعہ) لاکھ اپنے آپ کو مسلمان کہتا رہے، اس کو اسلام و ایمان اور قرآن و نبی ﷺ سے کیا تعلق؟

(بینات، خصوصی اشاعت: صفحہ 161)

نوٹ:

آپ نے دیکھا آج کل سارے شیعہ اپنے بارہ اماموں کے کیسے من گھڑت جھوٹے تذکرے کرتے ہیں اور ان کو معصوم اور انبیاء کرامؑ کی طرح ان کے نام کے ساتھ علیہ السلام کہتے ہیں۔



امام اہلسنّت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ لکھتے ہیں

واضح بات ہے کہ جب امام معصوم ہو اور اس کی طرف وحی بھی آتی ہو، اس کی اطاعت بھی فرض ہو تو نبی اور امام میں کیا فرق رہ گیا؟ غرض یہ کہ روافض (شیعہ) بارہ بلکہ چودہ امام تسلیم کر کے گویا بارہ یا چودہ نبی مانتے ہیں تو پھر آنحضرت ﷺ پر نبوت کیسے ختم ہوئی؟ اگر روافض (شیعہ) ختم نبوت کا اقرار کرتے ہیں تو محض تقیہ کے طور پر کرتے ہیں۔

(ارشاد الشیعہ: صفحہ 88)





سنی طبقہ ناواقفیت کی بنا پر عموماً یہ کہتا ہے کہ سنی شیعہ اختلاف فروعی اختلاف ہے اور ان میں کوئی اصولی اختلاف نہیں اور روافض (شیعہ) علماء بھی ازروئے تقیہ یہی کہتے رہتے ہیں کہ سنی و شیعہ فروعی اختلافات ہیں لیکن تمام مستند روایات سے روز روشن کی طرح یہ بات تسلیم کرنی پڑتی ہے کہ شیعہ عقیدہ امامت ان کے مذہب کا ایک اصولی عقیدہ ہے اور اس کے تسلیم کرنے کے بعد عقیدہ ختم نبوت کی کوئی علمی اور شرعی حیثیت باقی نہیں رہ سکتی۔

(ماہ نامہ حق چار یار جہلمی صفحہ نمبر 35)



مفسر قرآن حضرت مولانا عبدالحمید خان سواتیؒ لکھتے ہیں

اس (ختم نبوت کے) معاملے میں روافض (شیعہ) مذہب بھی باطل ہے کہ اس کے پیروکار (شیعہ) خلیفہ یا حاکم (امام) کو معصوم اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر شدہ مانتے ہیں۔ اسماعیلی فرقے والوں کا عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ امام میں حلول کر گیا ہے گویا امام کو الوہیت کے درجے پر پہنچا دیا۔ شیعوں نے بھی اپنے امام کو معصوم قرار دے دیا۔ شیعوں نے بھی اپنے اماموں کو نبی کے برابر ٹھہرا لیا، (شیعہ) کہتے ہیں کہ انبیاءؑ کی طرح امام بھی معصوم ہوتے ہیں۔ شاہ ولی اللہ محدثؒ اپنی کتاب تفہیماتِ الٰہیہ میں لکھتے ہیں کہ اماموں کی معصومیت کو تسلیم کرنا ختم نبوت کے انکار کے مترادف ہے۔ اگر نبیؐ کے علاوہ امتی بھی معصوم بن جائیں تو پھر نبی ﷺ کی نبوت کہاں گئی؟

(تفسیر معالم العرفان 808/14، 227/14، 151/7)





"دراصل اس مقام "نبوت" پر (شیعہ کی طرف سے) ڈاکہ ڈالنے کے لیے (عقیدہ) "امامت" کے تصور کی تخلیق کی گئی ہے"۔ بہرحال مامور و منصوص من اللہ، مبعوث للخلق (لوگوں کے لیے بھیجے گئے)، معصوم اور مفترض الطاعۃ ہونا خاص نبی کی صفات ہیں، جن پر آل سباء (شیعہ) نے ڈاکہ ڈالا ہے اور ایک ایک کر کے ساری صفات "امام" کو دے دی ہیں اس طرح یہ لوگ ختم نبوت کے منکر ہوئے۔

امامت نبوت کے مقابل و حریف ہیں: ان اقتباسات سے یہ حقیقت واضح اور مبرہن (دلیل شدہ) ہو کر سامنے آچکی ہے کہ یہ مخترعہ، موضوعہ، خانہ ساز *امامت* نبوت اور رسالت کی حریف و مقابل ہے چنانچہ امام کے مقابلے میں جمیع حضرات انبیاء علیہم السلام کو (نعوذباللہ) کمتر دکھایا گیا ہےاور ان حضرات کے مقابلے میں "امام" کو بلند و بالا تر دکھایا گیا ہے۔

(کشف الحقائق: صفحہ 363، 377، 405)





قادیانیوں کی طرح وہ (شیعہ) لفظی طور پر ختم نبوت کے قائل ہیں، اور آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین مانتے ہیں، لیکن انہوں نے نبوت محمدیہ کے مقابلے میں ایک متوازی (مقابل، برابر) نظام عقیدہ امامت کے نام سے تصنیف کر لیا ہے۔ ان کے نزدیک امامت کا ٹھیک وہی تصور ہے جو اسلام میں نبوت کا ہے

(بینات: صفحہ 154)

نوٹ:

جو صفات مسلمان رسولِ اکرم ﷺ کے بارے میں مانتے ہیں بالکل وہی بلکہ اس سے کہیں زیادہ بلند اوصاف شیعہ بارہ اماموں کے بارے میں مانتے ہیں، پس اسی لیے شیعہ ختم نبوت کے منکر ہیں۔





شیعہ کے نزدیک یہ بارہ ائمہ معصوم عن الخطاء، منصوص من اللہ، مامور من اللہ، مفترض الطاعۃ ہیں، جیسا کہ شیعہ کی معتبر کتب اس پر شاہد ہیں۔ شیعہ کے نزدیک یہ بارہ آئمہ در حقیقت ان کے بارہ (12) پیغمبر ہیں، کیونکہ شیعہ نے اپنی متعدد کتب میں لکھا ہے کہ:

ہمارے بارہ (12) ائمہ کے مقام پر نہ کوئی نبی مرسل پہنچ سکتا ہے نہ ملک (فرشتہ) مقرب۔ یہ بات شیعہ مذہب کی ضروریات میں سے ہے اور شیعہ مذہب کے اصول کا جزو ہے اور امامت در حقیقت نبوت ہی ہے، بلکہ امامت کا مقام و مرتبہ بلند و بالاتر ہے۔

(تذکرہ علامہ تونسویؒ صفحہ 282)





شیعوں کا یہ "نظریہ امامت" آنحضرت ﷺ کی ختمِ نبوت کے خلاف ایک بغاوت اور اسلام کی ابدیت کے خلاف ایک کھلی سازش ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دور قدیم سے لے کر مرزا غلام احمد قادیانی تک جن جن لوگوں نے نبوت و رسالت کے جھوٹے دعوے کیے، انہوں نے اپنے دعووں کا مصالحہ شیعہ کے "نظریہ امامت" سے مستعار (ادھار) لیا۔ میں شیعہ کے نظریہ امامت پر جتنا غور کرتا ہوں میرے یقین میں اتنا ہی اضافہ ہوتا ہے کہ یہ عقیدہ یہودیوں نے آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت پر ضرب لگانے اور امت میں جھوٹے مدعیان نبوت کے دعویٰ نبوت کا چور دروازہ کھولنے کے لیے گھڑا۔

[اختلاف امت اور صراط مستقیم: صفحہ 28، طبع: 1995ء]



فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی رشید احمد لدھیانوی ؒ لکھتے ہیں

DDS

تکفیر شیعہ کی وجوہات بے شمار ہیں، ان میں جو زیادہ معروف و مشہور، خواص و عوام میں اور ان کی تقریباً سب کتابوں میں مذکور ہیں، وہ تحریر کی جاتی ہیں:

(1) اپنے (بارہ) اماموں کو معصوم اور عالم الغیب سمجھتے ہیں۔

(2) اماموں کو حضرات انبیاء اکرامؑ سے افضل سمجھتے ہیں۔

(3) ختم نبوت کے منکر ہیں، اس لیے کہ اپنے اماموں میں اجراء نبوت کا عقیدہ رکھتے ہیں۔

[احسن الفتاوی: 37/10]





شیعہ امام پر نبی کے لفظ کا اطلاق نہیں کرتے، لیکن حقیقت و معنٰی نبوت اس کے لئے ثابت کرتے ہیں۔ ایسے عقیدہ امامت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ختم نبوت کی نفی لازم آتی ہے۔ (خیر الفتاوی: 434/1)

نوٹ:

اب تو کھلم کھلا شیعہ کہہ رہے ہیں کہ اماموں کا رتبہ انبیاء سے زیادہ ہے اور وہ معصوم ہیں، اب تو ان کے انکارِ ختم نبوت اور کفر میں شک و شبہ کی کوئی بات ہی نہیں رہی۔





گویا اس (شیعہ عقیدہ امامت) سے ختم نبوت کا انکار لازم آتا ہے۔ اور ایسی شخصیات (بارہ اماموں) کو نبوت کے منصب پر چڑھا دیا گیا، اگرچہ نبی کا لفظ استعمال نہیں کیا گیا۔ لیکن لوازمات سارے کے سارے وہی آ گئے تو میں سمجھا کہ یہی بنیاد ہے ان کے کفر کی۔ دیوبند سے جو (ماہنامہ) دارالعلوم کے اندر فتویٰ شائع ہوا انہوں نے بنیاد اسی پر رکھی کہ ان کا یہی عقیدہ ان کے کفر کے سمجھنے کے لئے کافی ہے کہ مسلمان جو اہلِ سنت والجماعت کہلاتے ہیں، ان سے یہ علیحدہ ہیں؛ یہ (اہل سنت والجماعت) مسلم ہیں وہ (شیعہ) مسلم نہیں۔

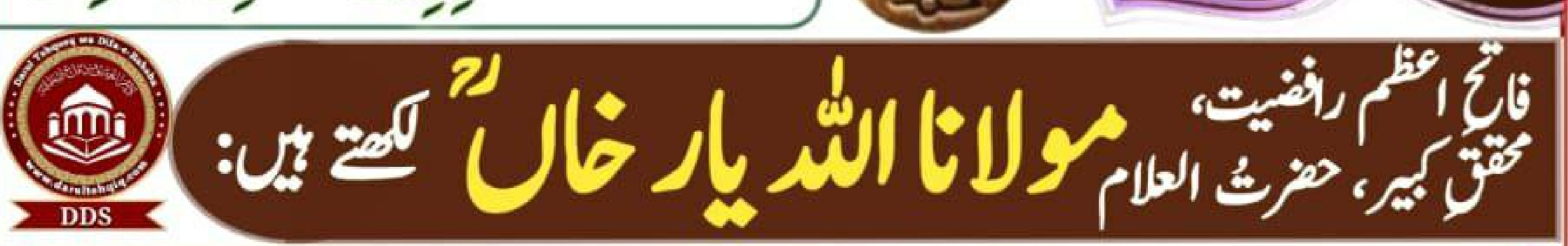
[خطبات حکیم العصر: 168/5]





اس (شیعہ کی اختیار کردہ ناقل) صورت کے منکر عنوان ختم نبوت کے منکر نہیں، لیکن حقیقت میں ختم نبوت کے منکر صریحاً ہیں۔ عقیدہ ختم نبوت کوئی لفظوں کا کھیل نہیں کہ لفظ نبی کی روک تو تسلیم کر لی جائے اور نبوت کی حقیقت اور معنویت امامت کے نام سے جاری رکھی جائے۔ جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کچھ ایسے افراد بھی اس امت میں پیدا ہوئے یا ہوں گے جو مامور من اللہ اور معصوم ہوں گے تو ایسا اعتقاد رکھنے والا عقیدہ ختم نبوت کا قطعاً قائل نہیں، خواہ زبان سے ہزار دفعہ حضور ﷺ کو خاتم النبیین کہتا رہے۔ (عبقات: صفحہ 230)





اگر یہ (بانی مذہبِ شیعہ عبداللہ ابن سباء) فرضی شخصیت ہے تو وہ اصلی شخصیت کون سی ہے، جو بہرحال دشمنِ اسلام ہے جس نے شیعہ مذہب کے تین بنیادی عقائد وضع کیے:

1:- قرآن پاک میں پانچ قسم کی تحریف ہوئی ہے۔

2:- تمام صحابہِ رسول ﷺ کافر، مرتد، ظالم اور کاذب تھے۔ ایک لاکھ اور کئی ہزار تو مرتد ہوگئے اور تین ارتداد (مرتد ہونے) سے بچے مگر کذب سے نہ بچ سکے؛ ہاں ان کے کذب (جھوٹ) کا نام "تقیہ" ہے۔

3:- رسول ﷺ کے بعد بارہ اشخاص (امام) مثلِ رسولؐ معصوم اور مفترض الطاعۃ ہیں۔ جب تک امامت پر ایمان نہ لایا جائے توحید و رسالت کا عقیدہ بے کار ہے۔

(تحذیر المسلمین عن کید الکاذبین، صفحہ 378)

نوٹ:

اہلِ تشیع اول روز سے یہی عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت علیؓ معصوم اور انبیاء کرامؑ سے افضل ہیں، آج تک تمام شیعہ بارہ اماموں کے بارے میں یہی عقیدہ رکھتے ہوئے ختم نبوت کے قادیانیوں سے کہیں زیادہ واضح منکر ثابت ہوتے ہیں جس سے ان کا کفر سامنے آیا۔





روافض (شیعہ) حضرات نے امت مسلمہ سے جدا ایک نیا عقیدہ "امامت" ایجاد کیا ہے، اس عقیدہ سے نہ صرف توہینِ رسالت ہوتی ہے بلکہ "عقیدہ ختمِ نبوت" کی بھی نفی ہوتی ہے۔

[سنی موقف: صفحہ 54]

علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ نے "سنی موقف" کتاب لکھ کر عدالت میں شیعہ کا ختم نبوت کا انکار دکھایا۔

نوٹ: آلِ محمد ﷺ میں سے صرف بارہ حضرات کا نیک اور بزرگ ہونا اور امامت کا صرف اولادِ حسینؓ میں جاری رہنا عقیدہ امامت پر ایک بڑا سوالیہ نشان ہے



DDS

مصنف کتبِ کثیرہ مولانا مہر محمد میانوالویؒ لکھتے ہیں:

ہم یہاں شیعہ کی سب سے مستند اور عظیم مذہبی کتاب اصول کافی کے کتاب الحجہ سے شیعہ (عقیدہ) امامت کا تعارف کراتے ہیں، تاکہ ان کے ختم نبوت کے منکر ہونے پر شک و شبہ نہ رہے، شیعہ دراصل ختم نبوت کے منکر (ہیں) اور امامت کے پردہ میں اپنے بارہ اماموں کو نبی مانتے ہیں۔ [تحفہ امامیہ: 379]

نوٹ: شیعہ کہتے ہیں کہ انبیاءؑ کی نبوت اب امامت کی شکل میں جاری ہے اور بارہواں امام جو زمانے پر حجت ہے وہ زندہ اور غار میں روپوش ہے! لہٰذا یہ امامت در حقیقت ختمِ نبوت کا صریح انکار اور کفر ہے۔



ابن امام اہلِ سنت حضرت مولانا **عبدالحق خان بشیر** مد ظلہ العالی لکھتے ہیں

شیعہ کی چوتھی فکر فاسد ان کا نظریہ امامت ہے جس میں وہ اپنے آئمہ کو انبیاء کرام علیہم السلام کی طرح معصوم قرار دیتے ہیں، ان پر نزولِ وحی کے قائل ہیں، اور ان کی اطاعت کو انبیاءؑ کی اطاعت کی طرح لازم سمجھتے ہیں، جبکہ اہل السنت والجماعت کے نزدیک یہ نظریہ عقیدہ ختم نبوت کے سراسر منافی ہے۔

(برصغیر میں اسلام کی آمد :121)





حافظ عبدالوحید حنفی مدظلہ العالی لکھتے ہیں:

اس لئے شیعہ کا یہ عقیدہ کہ یہ بارہ امام (حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت مہدی تک) سابقہ انبیاء سے افضل ہیں، سراسر قرآن و سنت کے خلاف اور کفریہ عقیدہ ہے اور سراسر عقیدہ ختم نبوت کے منافی عقیدہ ہے۔

(عقیدہ ختم نبوت: 33)

نوٹ:

انبیاء پر غیر انبیاء کی فضیلت نصِ قطعی کا انکار ہے اور قرآن کی صریح آیات کا انکار کرنے والا کافر ہوتا ہے۔



مناظرِ اسلام حضرت مولانا امین صفدر اوکاڑوی ؒ فرماتے ہیں

اکثر مظلوم سنیوں سے یہ یک طرفہ مطالبہ کیا جاتا ہے کہ حضرت علیؓ اور حضرت حسینؓ سے محبت میں اشتراک کی بنا (وجہ) پر سنی وشیعہ ایک ہیں، لہذا متحد ہو جائیں! سوال یہ ہے کہ حضرت موسیٰؑ سے محبت کے اشتراک کی بنا پر مسلمان اور یہودی ایک یا متحد ہو سکتے ہیں؟ کیا حضرت مسیحؑ سے محبت کے اشتراک کی بنا پر مسلمان اور مسیحی ایک ہیں؟ یا متحد ہو سکتے ہیں؟... ظاہر ہے (کہ) نہیں! (ہو سکتے) اسی طرح اتحاد کی راہ میں رکاوٹوں کو دور کیے بغیر صرف حضرت علیؓ اور حضرت حسینؓ سے محبت کی آڑ میں اتحاد کی راگنی گانا، مگر باقی خلفائے راشدینؓ اور صحابہ کرامؓ پر تبرا کرتے رہنا..... موجودہ قرآن کو اصلی ماننے کے بجائے اپنے بارہویں امام کے پاس بتانا..... نظریہ امامت تسلیم کرکے عملاً ختم نبوت کا انکار کرتے رہنا.... کیا یہ تقیہ پر مبنی منافقت اور دھوکہ بازی نہیں ہے اور کیا اس طرح صرف یک طرفہ شرائط منوا کر اتحاد کرانا ممکن ہے؟

(تریاق اکبر: صفحہ:236)

بحار الأنوار

الجامعة لدرر أخبار الأئمة الأطهار

تأليف

العلم العلامة الحجة فخر الأمة المولى

الشيخ محمد باقر المجلسي (قدس الله سره)

الكتاب الثالث عشر

الغيبة وأحوال الحجة القائم عجل الله فرجه الشريف

طبعة مصححة ومرتبة على حسب ترتيب المصنف

٧ـ ك: [إكمال الدين] محمد بن إبراهيم بن إسحاق عن الحسين بن إبراهيم بن عبد الله بن منصور عن محمد بن هارون الهاشمي عن أحمد بن عيسى عن أحمد بن سليمان الدهاوي[1] عن معاوية بن هشام عن إبراهيم بن محمد بن حنيفة عن أبيه محمد عن أبيه أمير المؤمنين صلوات الله عليه قال قال رسول الله ﷺ المهدي منا أهل البيت يصلح الله له أمره في ليلة و في رواية أخرى يصلحه الله في ليلة[2].

٢٨١/٥٢

٨ـ ك: [إكمال الدين] الطالقاني عن ابن همام[3] عن جعفر بن مالك عن الحسن بن محمد بن سماعة عن أحمد بن الحارث عن المفضل بن عمر عن أبي عبد الله عن أبيه أنه قال إذا قام القائم قال ﴿فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِي رَبِّي حُكْماً وَ جَعَلَنِي مِنَ الْمُرْسَلِينَ﴾[4].

٩ـ ك: [إكمال الدين] أبي و ابن الوليد معا عن سعد و الحميري و أحمد بن إدر[illegible] عن ابن عيسى و ابن أبي الخطاب و محمد بن عبد الجبار و عبد الله بن عامر عن ابن أبي نجران عن محمد بن مسا[illegible] المفضل بن عمر الجعفي عن أبي عبد الله ﷺ قال سمعته يقول إياكم و التنويه أما و الله ليغيبن إمامكم سنينا من دهركم و [illegible][5] حتى يقال مات أو هلك بأي واد سلك و لتدمعن عليه عيون المؤمنين و لتكفؤن كما تكفأ السفن في أمواج البحر فلا ينجو إلا من أخذ الله ميثاقه و كتب في قلبه الايمان و أيده بروح منه و لترفعن اثنتا عشرة راية مشتبهة لا يدرى أي من أي.

٢٨٢/٥٢

قال فبكيت فقال لي ما يبكيك يا با عبد الله فقلت و كيف لا أبكي و أنت تقول ترفع[6] اثنتا عشر راية مشتبهة لا يدرى أي من أي فكيف نصنع قال فنظر إلى شمس داخلة في الصفة فقال يا با عبد الله ترى هذه الشمس قلت نعم قال و الله لأمرنا أبين من هذه الشمس[7].

غط: [الغيبة للشيخ الطوسي] أحمد بن إدريس عن ابن قتيبة عن ابن شاذان عن ابن أبي نجران مثله[8].

ني: [الغيبة للنعماني] محمد بن همام عن جعفر بن محمد بن مالك و الحميري معا عن ابن أبي الخطاب و محمد بن عيسى و عبد الله بن عامر جميعا عن ابن أبي نجران مثله[9].

ني: [الغيبة للنعماني] الكليني عن محمد بن يحيى عن أحمد بن محمد عن عبد الكريم عن ابن أبي نجران مثله[10].

بيان التنويه التشهير أي لا تشهروا أنفسكم أو لا تدعوا الناس إلى دينكم أو لا تشهروا ما تقول لكم من أمر القائم ﷺ و غيره مما يلزم إخفاؤه عن المخالفين.

و ليمحص على بناء التفعيل المجهول من التمحيص بمعنى الابتلاء و الاختبار و نسبته إليه ﷺ على المجاز أو على بناء المجرد المعلوم من محص الظبي كمنع إذا عدا و محص مني أي هرب و في بعض نسخ الكافي على بناء المجهول المخاطب من التفعيل مؤكدا بالنون و هو أظهر و قد مر في النعماني و ليخملن.

و لعل المراد بأخذ الميثاق قبوله يوم أخذ الله ميثاق نبيه و أهله بيته مع ميثاق ربوبيته كما مر في الأخبار و كتب في قلبه الايمان إشارة إلى قوله تعالى ﴿لَا تَجِدُ قَوْماً يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ وَ لَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ أُولَئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَ أَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ﴾[11] و الروح هو روح الايمان كما مر.

٢٨٣/٥٢

مشتبهة أي على الخلق أو متشابهة يشبه بعضها بعضا ظاهرا و لا يدرى على بناء المجهول و أي مرفوع به أي لا يدرى أي منها حق متميزا من أي منها هو باطل فهو تفسير للاشتباه و قيل أي مبتدأ و من أي خبره أي كل راية منها لا يعرف كونه من أي جهة من جهة الحق أو من جهة الباطل و قيل لا يدرى أي رجل من أي راية لتبدوا النظام منهم و الأول أظهر.

---

(١) في المصدر: «الرهاوي».
(٢) إكمال الدين ج١ ص١٥٢ باب ٦ حديث ١٥.
(٣) من المصدر.
(٤) كمال الدين ج١ ص٣٢٨ باب ٣٢ حديث ١٠ والآية من سورة الشعراء: ٢١.
(٥) في المصدر: «ولتمحصن».
(٦) كلمة: «ترفع» ليست في المصدر.
(٧) إكمال الدين ج٢ ص٣٤٧ باب ٣٣ حديث ٣٥.
(٨) غيبة الطوسي ص٣٣٧ ـ ٣٣٨ رقم ٢٨٥.
(٩) غيبة النعماني ص١٥٢ باب ١٠ حديث ١٠.



1000th ANNIVERSARY
INTERNATIONAL CONGERESS
OF (SHEIKH MOFEED)

مصنفات الشيخ المفيد

(المتوفى ٤١٣ هـ)

٥

الاعتقادات

للشيخ الصدوق

المؤتمر العالمي بمناسبة الذكرى الألفية لوفاة الشيخ المفيد

[٣٦]

باب الاعتقاد في العصمة

قال الشيخ أبو جعفر ـ رضي الله عنه ـ: اعتقادنا في الأنبياء والرسل والأئمّة والملائكة صلوات الله عليهم أنّهم معصومون مطهّرون من كل دنس، وأنّهم لا يذنبون ذنباً، لا صغيراً ولا كبيراً، ولا يعصون الله ما أمرهم، ويفعلون ما يؤمرون.

ومن نفى عنهم العصمة في شيء من أحوالهم فقد جهلهم [١].

واعتقادنا فيهم أنّهم موصوفون بالكمال والتمام [٢] والعلم من أوائل أُمورهم إلى أواخرها، لا يوصفون في شيء من أحوالهم بنقص ولا عصيان [٣] ولا جهل.

---

(١) في ج، ر زيادة: ومن جهلهم فهو كافر.

(٢) ليست في م.

(٣) أثبتناها من ج، ر.

بحار الأنوار

الجامعة لدرر أخبار الأئمة الأطهار

تأليف

العلم العلامة الحجة فخر الأمة المولى

الشيخ محمد باقر المجلسي (قدس الله سره)

الكتاب السابع

الإمامة وفيه جوامع أحوالهم عليهم السلام

طبعة مصححة ومرتبة على حسب ترتيب المصنف

الثالث: أن كمالاتهم وعلومهم وفضائلهم لما كانت من فضله تعالى ولو لا ذلك لأمكن أن يصدر منهم أنواع المعاصي فإذا نظروا إلى أنفسهم وإلى تلك الحال أقروا بفضل ربهم وعجز نفسهم بهذه العبارات الموهمة لصدور السيئات فمفادها أني أذنبت لو لا توفيقك وأخطأت لو لا هدايتك.

الرابع: أنهم لما كانوا في مقام الترقي في الكلمات والصعود على مدارج الترقيات في كل آن من الآنات في معرفة الرب تعالى وما يتبعها من السعادات فإذا نظروا إلى معرفتهم السابقة وعملهم معها اعترفوا بالتقصير وتابوا منه ويمكن أن ينزل عليه قول النبي صلى الله عليه وآله وإني لأستغفر الله في كل يوم سبعين مرة.

الخامس: أنهم عليهم السلام لما كانوا في غاية المعرفة لمعبودهم فكل ما أتوا به من الأعمال بغاية جهدهم ثم نظروا إلى قصورها عن أن يليق بجناب ربهم عدوا طاعاتهم من المعاصي واستغفروا منها كما يستغفر المذنب المعاصي ومن ذاق من كأس المحبة جرعة شائقة لا يأبى عن قبول تلك الوجوه الرائقة والعارف المحب الكامل إذا نظر إلى غير محبوبه أو توجه إلى غير مطلوبه يرى نفسه من أعظم الخاطئين رزقنا الله الوصول إلى درجات المحبين.

٢١١/٢٥ ٢٤ـ عد: [العقائد] اعتقادنا في الأنبياء والرسل والأئمة عليهم السلام أنهم معصومون مطهرون من كل دنس وأنهم لا يذنبون ذنبا صغيرا ولا كبيرا ﴿وَلٰا يَعْصُونَ اللّٰهَ مٰا أَمَرَهُمْ وَ يَفْعَلُونَ مٰا يُؤْمَرُونَ﴾ ومن نفى العصمة عنهم في شيء من أحوالهم فقد جهلهم[1] واعتقادنا فيهم أنهم الموصوفون بالكمال والتمام والعلم من أوائل أمورهم إلى آخرها لا يوصفون في شيء من أحوالهم بنقص ولا عصيان ولا جهل.[2]

أقول: قد مضى تحقيق العصمة ومزيد بيان في إثباتها وما يتعلق بها في باب عصمة النبي صلى الله عليه وآله فلا نعيدها.

باب ٧ معنى آل محمد وأهل بيته وعترته ورهطه و عشيرته وذريته صلوات الله عليهم أجمعين

٢١٢/٢٥ الآيات طه: ﴿وَ أْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰاةِ وَ اصْطَبِرْ عَلَيْهٰا﴾ ١٣٢.

الشعراء: ﴿وَ أَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾ ٢١٤.

تفسير: قال الطبرسي رحمه الله وَ أْمُرْ أَهْلَكَ أي أهل بيتك وأهل دينك ﴿بِالصَّلٰاةِ﴾ وروى أبو سعيد الخدري قال

معنى السنة والألفاظ المرادفة لها عند الشيعة الإمامية.

يقول المامقانى[1]

الحديث لغة: ما يرادف الكلام وسمى به لتجدده وحدوثه شيئاً فشيئاً ومنه حديث رسول الله ﷺ فإن ظاهره وجود معنى لغوى له.

أما اصطلاحا فيقول نقلا عن شيخ الإسلام ابن حجر: إن المراد بالحديث فى عرف الشرع ما يضاف الى النبى ﷺ، وكأنه أريد به مقابلة القرآن لأنه قديم[2].

قال: وربما عرفه بعضهم بأنه قول المعصوم، أو حكاية قوله، أو فعله، أو تقريره، ليدخل فيه أصل الكلام المسموع من المعصوم[3].

والخبر لغة: ما ينقل عن الغير، وما يخبر عن نفسه، وهو ما احتمل الصدق والكذب لذاته.

أما اصطلاحا .فلم يذكره المامقانى، يقول محقق الكتاب: ثم إن المصنف رحمه الله لم يعرف الخبر اصطلاحاً، ولعله اعتمد على ما ورد فى تعريف الحديث، كونهما بمعنى واحد ومترادفين.

قال: وقد يطلق الخبر ويراد منه ما ورد عن غير المعصوم عليه السلام من صحابى أو تابعى أو سائر العلماء، ولذا يقال لمن يشتغل بالتاريخ والسير إخبارى ولمن يشتغل بالسنة المحدث، وما يجىء عنه حديث، تميزاً له عن الخبر الذى يجىء عن غيره[4].

---

(١) هو الشيخ عبد الله المامقانى أحد الشيعة الإمامية الذين صنفوا فى علوم الحديث وقد مات هذا الرجل سنة ١٣٥١هـ أى من حوالى ٦٤سنة، مما يكسب مؤلفه أهمية خاصة حيث إنه جمع كل أو معظم ما كتب فى علوم الحديث عندهم وضمنها فى كتابه «مقباس الهداية فى علم الدراية»

(٢) فتح البارى ١ / ٢٣٣

(٣) المقصود من المعصوم عندهم النبى ﷺ أو أحد الأئمة الأثنى عشر وسيظهر ذلك إن شاء الله بعد قليل من خلال حديثهم عن السنة، وانظر مقباس الهداية ١ / ٥٦، ٥٧ بتصرف يسير

(٤) مقباس الهداية ١ / ٥٥ هامش





رسول الله (صلى الله عليه وآله) ومرجعها أيضاً إلى الطريقة][1] .

وفي الاصطلاح : ما يصدر من النبي (صلى الله عليه وآله) أو مطلق المعصوم[2] من قول أو فعل أو تقرير غير عادي[3] ، واحترزنا

---

١ : ٩٦ ، قوله : وغسل الميت واجب وأيضاً غسل مس الأموات سنة ـ الاستبصار ١ : ٥٠ والوسائل : ٢ : ٩٢٨ ـ وكذا قول ابن بابويه في من لا يحضره الفقيه : ١ : ٢٠٧ : القنوت سنة واجبة من تركها متعمداً في كل صلاة فلا صلاة له . ونظيره قول الشيخ في رمي الجمرات : إنه مسنون ـ الاستبصار : ٢ : ٢٩٧ ـ حيث فسره ابن إدريس في سرائره : ١٣٩ بالواجب .. إلى غير ذلك ، وعلى كل يراد بهذا كله الثبوت بالسنة . ومن هنا قال الشهيد الأول في القواعد والفوائد : ٢ : ٣٠٤ : صار لفظ السنة من قبيل المشترك وهي على كل أعم من الحديث ، قال في التلويح : ٢ / ٢٤٢ كما نص عليه في كشاف اصطلاحات الفنون : ٢ / ١٣ قال : السنة ما صدر عن النبي عليه السلام غير القرآن من قول ويسمى الحديث أو فعل أو تقرير . . .

(١) قلنا إن ما بين المعكوفتين من زيادات المصنف رحمه الله في الطبعة الثانية .

(٢) في الطبعة الأُولى : من المعصوم بدلاً من مطلق المعصوم .

(٣) القوانين : ٤٠٩ ، قال الطريحي في جامع المقال : ١ ـ بعد ذلك : أصالة منه صلى الله عليه وآله أو نيابة عنه ، ولا تطلق على نفس الفعل والتقرير وغيرها ، فهي أعم من الحديث . وكذا وصفه صلى الله عليه وآله وخَلقه ككونه صلوات الله عليه وآله ليس بالطويل ولا بالقصير . كما أشار له في الحواشي المخطوطة على مجمع البحرين . وفي مادة سنن منه : ٦ : ٢٦٨ ،وعرفها في تحفة العالم : ١ / ١١١ : هي طريقة النبي أو الإمام أو مطلق المعصوم المحكية إلينا بقوله أو فعله أو تقريره ، ثم قال : فتسميه ذلك سنة من باب نقل العام إلى الخاص كما إليه الإشارة في كلام الطريحي حيث عبر عنها في الصناعة بالطريقة . . . فكان كل من قول المعصوم أو فعله أو تقريره طريقة يجب أن يجرى عليها ، لأنه حجة عليه (كذا) .

al-Thani

الرعاية

في علم الدراية

تأليف

الفقيه المحدث الشهيد الثاني

زين الدين بن علي بن أحمد الجبعي العاملي

٩١١ هـ - ٩٦٥ هـ

إشراف

الأمين العام للمكتبة

الدكتور السيد محمود المرعشي

إخراج

وتعليق وتحقـ

عبد الحسين محمد علـ

القسم الأول

في: الأحاديث الأصول.، وفيه: مسألتان.

المسألة الأولى

في درجات الأصول

وفيها حقول

الحقل الأول

في: الصحيح (١)

- ١ -

وهو: ما اتصل سنده إلى المعصوم، بنقل العدل الامامي عن مثله، في جميع الطبقات، حيث تكون متعددة، (وإن اعتراه شذوذ) (٢).

أ - فخرج باتصال السند: المقطوع في أي مرتبة اتفقت.، فإنه لا يسمى: صحيحا "، و إن كان رواته، من رجال الصحيح.

ب - وشمل قوله (إلى المعصوم): النبي، والامام.

ج - وبقوله (بنقل العدل): الحسن.

شیعوں کا عقیدہ امامت

امام انبیاءؑ کی طرح معصوم ہوتے ہیں

ملا باقر مجلسی اپنی کتاب بحار الانوار میں امام صادقؒ کا قول نقل کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ انبیاء و اوصیاء پر گناہ نہیں ہوتے کیونکہ وہ معصوم اور پاک ہیں

بحار الانوار جلد ۲۵ ص ۱۹۳

بيان: على هذا التأويل يكون المعنى بيوتهم خاوية من الخلافة والإمامة بسبب ظلمهم فالظلم ينافي الخلافة وكل فسق ظلم ويحتمل أن يكون المعنى أنهم لما ظلموا وغصبوا الخلافة وحاربوا إمامهم أخرجها الله من ذريتهم ظاهرا وباطنا إلى يوم القيامة.

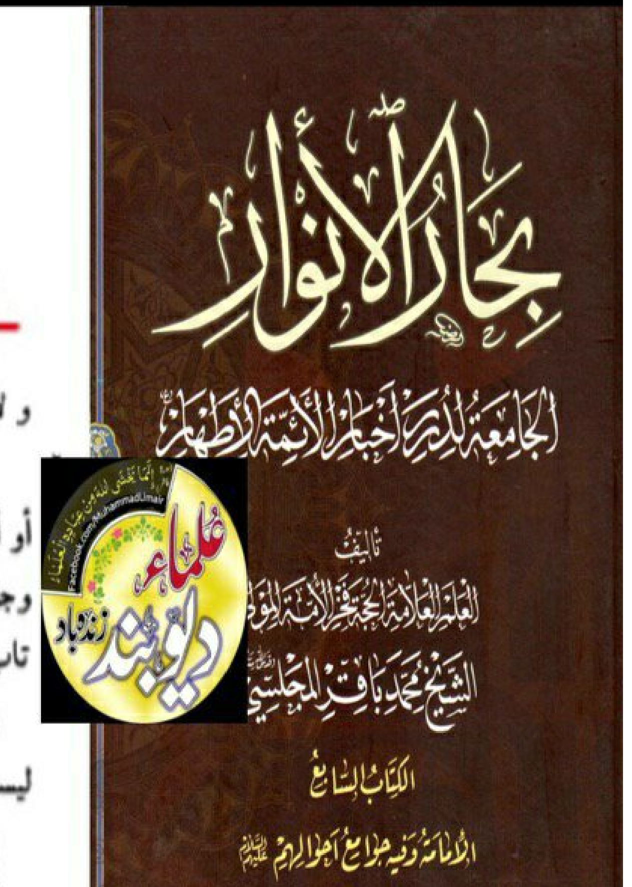
٨ـ ل: [الخصال] في خبر الأعمش عن الصادق ﷺ الأنبياء وأوصياؤهم لا ذنوب لهم لأنهم معصومون مطهرون.(١)

٩ـ ن: [عيون أخبار الرضا ﷺ] فيما كتب الرضا ﷺ للمأمون لا يفرض الله تعالى طاعة من يعلم أنه يضلهم ويغويهم و لا يختار لرسالته ولا يصطفي من عباده من يعلم أنه يكفر به وبعبادته ويعبد الشيطان دونه.(٢)

١٠ـ ل: [الخصال] [illegible] ﴿[illegible] عَهْدِي الظَّالِمِينَ﴾ عني به أن الامامة لا تصلح لمن قد عبد صنما أو وثنا أو أشرك بالله طرفة عين وإن أسلم بعد ذلك [illegible] الشيء [illegible] وأعظم [illegible] الشرك قال الله عز وجل ﴿إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ﴾(٣) وكذلك لا تصلح الإمامة لمن قد ارتكب من المحارم شيئا [illegible] كان أو كبيرا وإن تاب منه بعد ذلك وكذلك لا يقيم الحد من في جنبه حد.

فإذا لا يكون الإمام إلا معصوما ولا تعلم عصمته إلا بنص الله عز وجل عليه على لسان نبيه ﷺ لأن العصمة ليست في ظاهر الخلقة فترى كالسواد والبياض وما أشبه ذلك وهي مغيبة لا تعرف إلا بتعريف علام الغيوب عزجل.(٤)

١١ـ ع: [علل الشرائع] ابن المتوكل عن السعدآبادي عن البرقي عن أبيه عن حماد بن عيسى عن ابن أذينة عن أبان بن أبي عياش عن سليم بن قيس قال سمعت أمير المؤمنين ﷺ يقول إنما الطاعة لله عز وجل ولرسوله ولولاة الأمر إنما



شیعوں کا عقیدہ امامت

امام انبیاءؑ کی طرح معصوم ہوتے ہیں

ملا باقر مجلسی اپنی کتاب بحار الانوار کتاب الامامتہ میں ایک باب جس کا عنوان ہے (کہ امام معصوم ہوتے ہیں اور امام کو عصمت لازم ہے) پھر اسی باب میں عیون الاخبار کے حوالے سے ایک مرفوع روایت نقل کرتا ہے جس کے آخر میں ہے کہ امام معصوم ہوتے ہیں ہر گناہ اور غلطی سے

أبي عمير قال ما سمعت ولا استفدت من هشام بن الحكم في طول صحبتي إياه[1] شيئا أحسن من هذا الكلام في

باب ٦ — **عصمتهم ولزوم عصمة الإمامؑ**

الآيات البقرة: ﴿قال وَمِنْ ذُرِّيَّتِي قالَ لا يَنالُ عَهْدِي الظّالِمِينَ﴾ ١٢٤.

...فسير: قال الطبرسي رحمه الله قال مجاهد العهد الإمامة وهو المروي عن أبي جعفر وأبي عبد اللهؑ أي لا ... الظالم إماما للناس فهذا يدل على أنه يجوز أن يعطى ذلك بعض ولده إذا لم يكن ظالما لأنه لو لم يرد أن يجعل ... ذريتك.

... يجوز أن يتبع الشهوات ويؤثر الدنيا على الآخرة لأن الله ... الدنيا فهو ... الآخرة كما تنظر إلى الدنيا فهل رأيت أحدا ترك وجها حسنا لوجه قبيح وطعاما طيبا لطعام ... وثوبا لينا ... خشن ونعمة دائمة باقية لدنيا زائلة فانية.

٢ـ ن: [عيون أخبار الرضا ؑ] ماجيلويه وأحمد بن علي بن إبراهيم وابن تاتانة جميعا عن علي عن أبيه عن محمد بن علي التميمي قال حدثني سيدي علي بن موسى الرضاؑ عن آبائه عن عليؑ عن النبيؐ أنه قال من سره أن ينظر إلى القضيب الياقوت الأحمر الذي غرسه الله عز وجل بيده ويكون متمسكا به فليتول عليا والأئمة من ولده فإنهم خيرة الله عز وجل وصفوته وهم المعصومون من كل ذنب خطيئة.[5]

٢ـ ن: [عيون أخبار الرضا ؑ] ماجيلويه وأحمد بن علي بن إبراهيم وابن تاتانة جميعا عن علي عن أبيه عن محمد بن علي التميمي قال حدثني سيدي علي بن موسى الرضاؑ عن آبائه عن عليؑ عن النبيؐ أنه قال من سره أن ينظر إلى القضيب الياقوت الأحمر الذي غرسه الله عز وجل بيده ويكون متمسكا به فليتول عليا والأئمة من ولده فإنهم خيرة الله عز وجل وصفوته وهم المعصومون من كل ذنب خطيئة.[5]

... الحفظة بكونهما مع عليؑ وذلك أنهما لم يصعدا إلى الله عز وجل بشيء منه فيسخطه.[8]

٥ـ مع: [معاني الأخبار] أحمد بن محمد بن عبد الرحمن المنقري[9] عن محمد بن جعفر المقري عن محمد بن الحسن الموصلي عن محمد بن عاصم الطريفي عن عباس بن يزيد بن الحسن الكحال عن أبيه عن موسى بن جعفر عن أبيه عن جده عن علي بن الحسين قال الإمام منا لا يكون إلا معصوما وليست العصمة في ظاهر الخلقة فيعرف بها فلذلك لا يكون إلا منصوصا.

فقيل له يا ابن رسول الله فما معنى المعصوم فقال هو المعتصم بحبل الله وحبل الله هو القرآن لا يفترقان إلى يوم القيامة والإمام يهدي إلى القرآن والقرآن يهدي إلى الإمام وذلك قول الله عز وجل ﴿إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ﴾.[10]

بحار الأنوار
الجامعة لدرر أخبار الأئمة الأطهار
تأليف ... الشيخ محمد باقر ...
الكتاب السابع
الإمامة وفيه جوامع أحوالهم عليهم السلام

امام انبیاءؑ کی طرح معصوم من اللہ ہوتے ہیں

ملا باقر مجلسی بحار الانوار میں لکھتا ہے کہ ہم بتا چکے ہیں کہ صرف معصوم ہی امام ہو سکتا ہے اور جب امام کے لئے عصمت ضروری ہوئی تو یہ لازم ہوا کہ نبی کریمؐ اس پر نص فرمائیں کیونکہ عصمت کوئی ظاہری اور محسوس چیز تو نہیں کہ مخلوق اس کو مشاہدے سے پہچان لے پس واجب ٹھہرا کہ اللہ تعالی نبی کریمؐ کی زبان سے اس پر نص فرمائیں یہی وجہ ہے کہ امام کا منصوص من اللہ ہونا ضروری ہے اور جو دلائل اور اخبار صحیحہ ہم بیان کر چکے ہیں ان کے ذریعے ہمارے لئے نص صحیح طور پر ثابت ہو چکی ہے

بحار الانوار جلد ۲۵ ص ۱۹۸

فإن قال إنه كان يجوز أن يكون في أول الإسلام كذلك وإن ذلك حكمة من الله وعدل فيهم ركب خطأ عظيما وما لا أرى أحدا من الخلق يقدم عليه فيقال له عند ذلك فحدثنا إذا تهيأ للعرب الفصحاء أهل اللغة أن يتأولوا القرآن يعمل كل واحد منهم بما يتأوله على اللغة العربية فكيف يصنع من لا يعرف اللغة من الناس وكيف يصنع العجم من ... شيء يرجعون في علم ما فرض الله عليهم في كتابه ومن أي الفرق يقبلون مع اختلاف الفرق ... كل فرقة أن تعمل بتأويلها.

... يجري العجم ومن لا يفهم اللغة مجرى أصحاب اللغة من أن لهم أن يتبعوا أي الفرق شاءوا وإلا ... اللغة اتباع بعض الفرق دون بعض لزمك أن تجعل الحق كله في تلك الفرقة[1] دون غيرها فإن ... دون فرقة نقضت ما بنيت عليه كلامك واحتجت إلى أن يكون مع تلك الفرقة علم وحجة تبين بها من غيرها وليس هذا من قولك.

و لو جعلت الفرق كلها متساوية في الحق مع تناقض تأويلاتها فيلزمك أيضا أن تجعل للعجم ومن لا يفهم اللغة أن يتبعوا أي الفرق شاءوا وإذا فعلت ذلك لزمك في هذا الوقت أن لا يلزم أحدا من مخالفيك من الشيعة والخوارج أصحاب ... قة ... لا فرقة له على مخالفتك ذما.

و هذا نقض[2] ... [3] ... الله عز وجل الخلق بما في كتاب مطبق لا يمكن أحدا أن يقرأ ما فيه ويأمر ... بما ترى أنه في الكتاب فإن أجزت ذلك أجزت على الله عز وجل العبث لأن ذلك صفة العابث.

و يلزمك أن تجيز على كل من نظر بعقله في شيء واستحسن أمرا من الدين أن يعتقده لأنه سواء أباحهم أن يعملوا ... وفروعه من ... أن يبيح الخلق

... ولا مخبر صادق

... غير ذلك إذا لم ... اللغة فإذا أباح أولئك أيضا لزمه أن يبيحنا في هذا العصر وإذا أباحنا ذلك في الكتاب لزمه أن يبيحنا ذلك في أصول الحلال والحرام و مقاييس العقول وذلك خروج من الدين كله.

و إذا وجب بما قدمنا ذكره أنه لا بد من مترجم عن القرآن وأخبار النبي ﷺ وجب أن يكون معصوما ليجب القبول منه.

و إذا وجب أن يكون معصوما بطل أن يكون هو الأمة لما بينا من اختلافها في تأويل القرآن والأخبار وتنازعها في ذلك ومن إكفار بعضها بعضا وإذا ثبت ذلك وجب أن يكون المعصوم هو الواحد الذي ذكرناه وهو الإمام وقد دللنا على أن الإمام لا يكون إلا معصوما وأدينا أنه إذا وجبت العصمة في الإمام لم يكن بد من أن ينص النبي ﷺ عليه لأن العصمة ليست في ظاهر الخلقة فيعرفها الخلق بالمشاهدة فواجب[4] أن ينص عليها علام الغيوب تبارك تعالى على لسان نبيه ﷺ وذلك لأن الإمام لا يكون إلا منصوصا عليه وقد صح لنا النص بما بيناه من الحجج ما رويناه من الأخبار الصحيحة.[5]

و إذا وجب أن يكون معصوما بطل أن يكون هو الأمة لما بينا من اختلافها في تأويل القرآن والأخبار وتنازعها في ذلك ومن إكفار بعضها بعضا وإذا ثبت ذلك وجب أن يكون المعصوم هو الواحد الذي ذكرناه وهو الإمام وقد دللنا على أن الإمام لا يكون إلا معصوما وأدينا أنه إذا وجبت العصمة في الإمام لم يكن بد من أن ينص النبي ﷺ عليه لأن العصمة ليست في ظاهر الخلقة فيعرفها الخلق بالمشاهدة فواجب[4] أن ينص عليها علام الغيوب تبارك تعالى على لسان نبيه ﷺ وذلك لأن الإمام لا يكون إلا منصوصا عليه وقد صح لنا النص بما بيناه من الحجج ما رويناه من الأخبار الصحيحة.[5]

٧ـ فس: [تفسير القمي] ﴿فَتِلْكَ بُيُوتُهُمْ خَاوِيَةً بِمَا ظَلَمُوا﴾[6] قال لا تكون الخلافة في آل فلان ولا آل فلان ولا

كتاب الإمامة / باب ٦ / عصمتهم ولزوم عصمة الإمام

١٩٩ / ٢٥

بحار الأنوار

الجامعة لدرر أخبار الأئمة الأطهار

تأليف

العلم العلامة الحجة فخر الأمة ... الشيخ محمد باقر المجلسي

الكتاب السابع

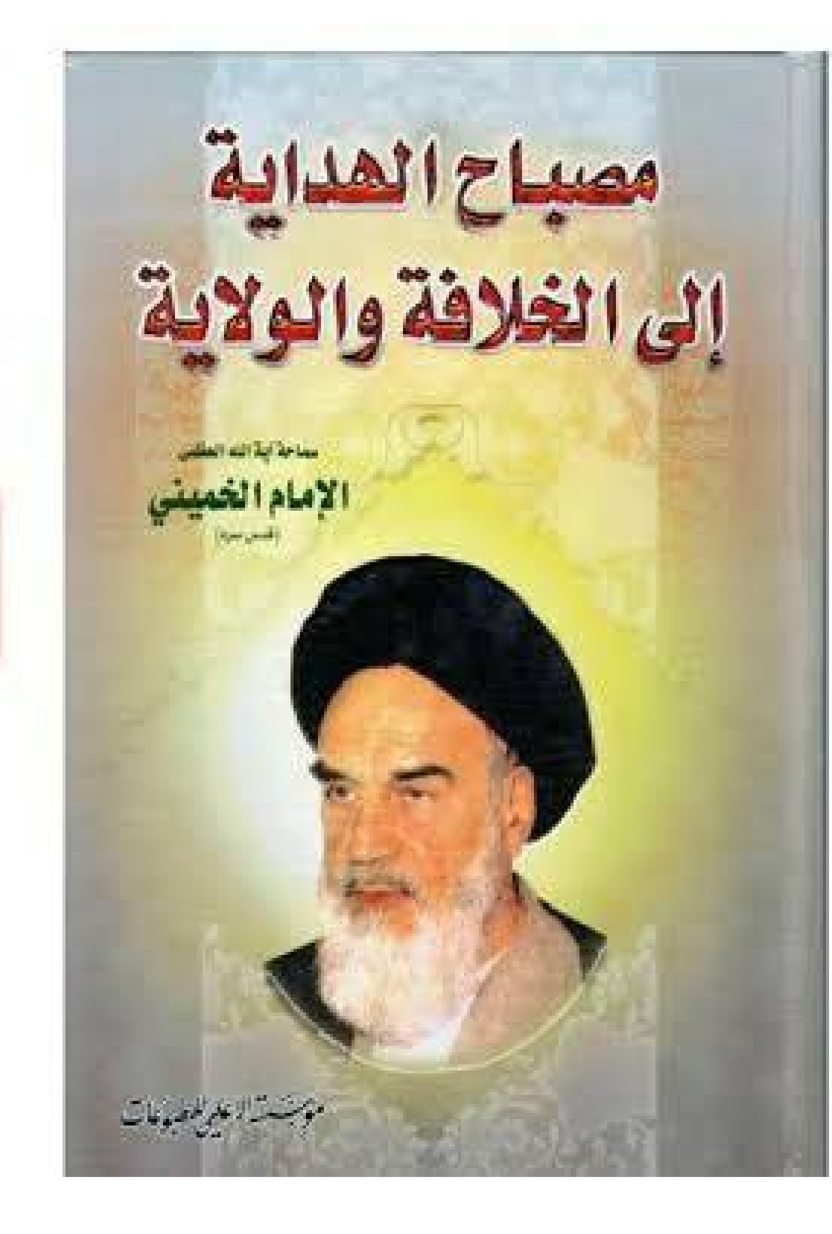
الإمامة وفيه جوامع أحوالهم عليهم السلام

شیعہ کا کفریہ عقیدہ: علیؓ اور نبی ﷺ کا مقام برابر ہے

خمینی اپنے استاد کے کلام سے متفق ہوتے ہوئے لکھتا ہے: اگر علی(ع) نبی ﷺ سے پہلے ظاہر ہو جاتے تو شریعت اسی طرح ظاہر ہوتی جس طرح نبی ﷺ کے ساتھ ظاہر ہوئی اور وہ (علی) مبعوث کیئے ہوئے پیغمبر ہوتے۔ یہ اس لیئے کیونکہ وہ (نبی ﷺ اور علیؓ) اپنی ارواح اور مقام میں یکجا (برابر) ہیں، معنوی اور ظاہری اعتبار سے۔ (مصباح الهدایہ ص ۱۶۳)

وميض: اعلم أن هذه الأسفار قد تحصل للأولياء الكُمّل أيضاً حتى السفر الرابع فإنّه حصل لمولانا أمير المؤمنين وأولاده المعصومين (صلوات الله عليهم أجمعين) إلا أن النبيﷺ لما كان صاحب المقام الجمعي لم يبق مجال للتشريع لأحد من المخلوقين بعده فلرسول اللهﷺ هذا المقام بالأصالة ولخلفائه المعصومينﷺ بالمتابعة والتبعيّة بل روحانية الكلّ واحدة.

قال شيخنا وأستاذنا في المعارف الإلهية العارف الكامل شاه آبادي أدام الله ظله على رؤوس مريديه: لو كان عليﷺ ظهر قبل رسول اللهﷺ لأظهر الشريعة كما أظهر النبيﷺ ولكان نبياً مرسلاً وذلك لاتحادهما في الروحانية والمقامات المعنوية والظاهرية.



فقال زرارة فحمدت الله تعالى وأثنيت عليه فقلت الحمد
أحمده وأستعينه فكنت كل ما ذكرت الله في كلام ذكر معي
٤٣ـ كنز: [كنز جامع الفوائد وتأويل الآيات الظاهرة] محمد
زياد الحناط عن الحسن بن محبوب عن جميل بن صالح عن اب
يا حكم هل تدري ما كانت الآية التي كان يعرف بها علي صاح
الناس قال قلت لا والله فأخبرني بها يا ابن رسول الله قال هي
نبي ولا محدث﴾ قلت فكان عليعليه السلام محدثا قال نعم وكل إما
٤٤ـ كنز: [كنز جامع الفوائد وتأويل الآيات الظاهرة] محمد
عن أبيه عن صفوان عن داود بن فرقد عن الحارث النضري
الحسينعليه السلام قال لي إنما علم عليعليه السلام كله في آية واحدة.
قال فخرج حمران بن أعين ليسأله فوجد علياعليه السلام قد قبض فق
أنه قال إن علم عليعليه السلام كله في آية واحدة فقال أبو جعفرعليه السلام
أرسلنا من قبلك من رسول ولا نبي ولا محدث﴾.(٣)
٤٥ـ كنز: [كنز جامع الفوائد وتأويل الآيات الظاهرة] محم
عن القاسم بن عروة عن بريد العجلي قال سألت أبا جعفرعن
الملائكة ويعاينهم تبلغه الرسالة من الله والنبي يرى في الم
الملائكة وحديثهم ولا يرى شيئا بل ينقر في أذنه وينكت في

٨٢/٢٦

بيان:

استنباط الفرق بين النبي والإمام من تلك الأخبار لا يخلو من إشكال وكذا الجمع بينها مشكل جدا والذي يظهر من أكثرها هو أن الإمام لا يرى الحكم الشرعي في المنام والنبي قد يراه فيه وأما الفرق بين الإمام والنبي وبين الرسول أن الرسول يرى الملك عند إلقاء الحكم والنبي غير الرسول والإمام لا يريانه في تلك الحال وإن رأياه في سائر الأحوال ويمكن أن يخص الملك الذي لا يريانه بجبرئيلعليه السلام ويعم الأحوال لكن فيه أيضا منافاة لبعض الأخبار.

و مع قطع النظر عن الأخبار لعل الفرق بين الأئمةعليهم السلام وغير أولي العزم من الأنبياء أن الأئمةعليهم السلام نواب للرسولصلى الله عليه وآله لا يبلغون إلا بالنيابة وأما الأنبياء وإن كانوا تابعين لشريعة غيرهم لكنهم مبعوثون بالأصالة وإن كانت تلك النيابة أشرف من تلك الأصالة.

و بالجملة لا بد لنا من الإذعان بعدم كونهمعليهم السلام أنبياء وبأنهم أشرف وأفضل من غير نبيناصلى الله عليه وآله من الأنبياء الأوصياء و لا نعرف جهة لعدم اتصافهم بالنبوة إلا رعاية جلالة خاتم الأنبياء ولا يصل عقولنا إلى فرق بين بين النبوة والإمامة و ما دلت عليه الأخبار فقد عرفته والله تعالى يعلم حقائق أحوالهم صلوات الله عليهم أجمعين.

٤٦ـ كا: [الكافي] علي عن أبيه عن ابن أبي عمير عن الحسين بن أبي العلاء قال قال أبو عبد اللهعليه السلام إنما الوقوف علينا في الحلال والحرام فأما النبوة فلا.(٥)

٨٣/٢٦

بيان: أي إنما يجب عليكم أن تقوموا عندنا وتعكفوا على أبوابنا والكون معنا لاستعلام الحلال الحرام لا أن تقولوا بنبوتنا وإنما لكم أن تقفوا علينا في إثبات علم الحلال والحرام وأنا نواب الرسولصلى الله عليه وآله في بيان ذلك لكم ولا تتجاوزوا بنا إلى إثبات النبوة.

---

(١) اختيار معرفة الرجال: ٤١٤ ـ ٤١٥ ح ٣٠٨.
(٢) تأويل الآيات الظاهرة: ٣٤٥ ـ ٣٤٦ سورة الحج ح ٣٠.
(٣) تأويل الآيات الظاهرة: ٣٤٦ ح ٣١.
(٤) تأويل الآيات الظاهرة: ٣٤٦ ـ ٣٤٧ ح ٣٢.
(٥) الكافي ١: ٢٦٨ ب ١١١ ح ٢.

الميزان في تفسير القرآن

كتاب علمي ، فني ، فلسفي ، أدبي، تاريخي ، روائي ، اجتماعي ، حديث يفسر القرآن بالقرآن

تأليف

العلامة السيد محمد حسين الطباطبائي

قدس سره

المجلد السادس عشر

منشورات
جماعة المدرسين في الحوزة العلمية
في قم المقدسة

تزوجه بزوج أحدهم بعده تزوجا بزوج ابنه فالخطاد
الموجودين في زمن نزول الآية ، والمراد بالرجال ما
نفي تكويني لا تشريعي ولا تتضمن الجملة شيئاً من

والمعنى : ليس محمد ﷺ أبا أحد من هؤ
يكون تزوجه بزوج أحدهم بعده تزوجاً منه بز
فتزوجه بعد تطليقه ليس تزوجاً بزوج الابن حقيقة و
شيء من آثار الابوة والبنوة وما جعل أدعياءكم أبناء

وأما القاسم والطيب والطاهر[1] وإبراهيم فإن
أن يبلغوا فلم يكونوا رجالاً حتى ينتقض الآية و كذ
الله فإن النبي ﷺ قبض قبل أن يبلغا حدّ الرجال

ومما تقدم ظهر أن الآية لا تقتضي نفي أبو
وإبراهيم وكذا للحسنين لما عرفت أنها خاصة بالر
نعت الرجولية .

وقوله : « ولكن رسول الله وخاتم النبيين» الخاتم بفتح التاء ما يختم به كالطابع والقالب بمعنى ما يطبع به وما يقلب به والمراد بكونه خاتم النبيين أن النبوة اختتمت به ﷺ فلا نبي بعده .

وقد عرفت فيما مر معنى الرسالة والنبوة وأن الرسول هو الذي يحمل رسالة من الله إلى الناس والنبي هو الذي يحمل نبأ الغيب الذي هو الدين وحقائقه ولازم ذلك أن يرتفع الرسالة بارتفاع النبوة فإن الرسالة من أنباء الغيب ، فإذا انقطعت هذه الأنباء انقطعت الرسالة .

ومن هنا يظهر أن كونه ﷺ خاتم النبيين يستلزم كونه خاتماً للرسل .

وفي الآية إيماء إلى أن ارتباطه ﷺ وتعلقه بكم تعلق الرسالة والنبوة وأن ما فعله كان بأمر من الله سبحانه .

وقوله : « وكان الله بكل شيء عليماً » أي ما بينه لكم إنما كان بعلمه .

---

(١) هذا على ما هو المعروف وقال بعضهم : ان الطيب والطاهر لقبان للقاسم .